اسلامی کتب کا نیا انداز

سنہری دعائیں

عبدالمالک مجاہد

سُنہری دُعائیں

عبدالمالک مُجاہد

سُنہری دُعائیں

عبدالمالک مُجاھِد

دارُالسّلام
کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی اِدارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاھور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ھیوسٹن • نیو یارک

سعُودی عرَب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس:22743 الریاض:11416 سعودی عرب فون:4043432-4033962 1 00966 فیکس:4021659
info@darussalamksa.com riyadh@darussalamksa.com
www.darussalamksa.com

- الریاض۔العلیا۔ فون:4614483 01 فیکس:4644945
- الملز فون:4735220 01
- سویلم فون:2860422 01
- مندوب الریاض: موبائل: 0503459695
- قصیم (بریدہ): فون/فیکس:3696124 06 موبائل:0503417156
- مکہ مکرمہ: موبائل: 0502839948
- مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس :8151121 موبائل:0504296740
- جدّہ فون: 6879254 02 فیکس: 6336270
- الخبر فون:8692900 03 فیکس:8691551
- ینبع البحر فون/فیکس:3908027 04
- خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 07

شارجہ فون:5632623 6 00971 امریکہ ہوسٹن:7220419 713 001 • نیویارک :6255925 718 001
لندن فون:4885 539 208 0044 آسٹریلیا فون:4040 9758 2 0061

پاکستان ہیڈ آفس ومرکزی شورُوم

36- لوئر مال، سیکرٹریٹ شاپ، لاہور
فون: 37232400-37240024-37324034 42 0092 فیکس:37354072 موبائل:0322-8484569
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

- غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون:37120054 فیکس:37320703 موبائل:0321-4439150
- Y-260 بلاک کمرشل ایریا، فیز III ڈیفنس، لاہور فون :35692610 موبائل:0321-4212174

کراچی مین طارق روڈ،(D.C.HS / 110,111-Z) ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دُوسری گلی، کراچی
فون: 34393936 فیکس:34393937 موبائل:0321-2441843

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس :2281513 موبائل:0321-5370378

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
يونس، عبدالمالك مجاهد
الادعية الذهبية. / عبدالمالك مجاهد محمد يونس - الرياض، ١٤٣٣ هـ
ص: ١٧٦ مقاس ١٤×٢١ سم
ردمك: ٨-١٣٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
(النص باللغة الاردية)
١ - الادعية والاذكار أ. العنوان
ديوي ٢١٢,٩٣ ١٤٣٣/٦٤٧٦

رقم الإيداع: ١٤٣٣/٦٤٧٦
ردمك: ٨-١٣٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

فہرست

عرض ناشر ومؤلف

محترم قارئین! دعائیں کیا ہیں؟ دراصل التجائیں ہیں۔ جو انسان اپنے رب کے حضور پیش کرتا ہے۔ مشکل ترین اوقات میں بے اختیار اس کی زبان سے ''یا اللہ'' ''یا رحیم'' نکلتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ اس کو پکاریں، وہ ان کی دعاؤں کو قبول کرے گا۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ''اور تمھارے رب نے کہا ہے: تم مجھے پکارو، میں تمھاری (دعائیں) قبول کروں گا۔'' (المؤمن 40:60)

دعا بذات خود بہت بڑی عبادت ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ «اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ» ''دعا عین عبادت ہے۔'' (سنن أبي داود،

حدیث:1479) اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے رب کے ساتھ تعلق کو اس طرح مضبوط کیا کہ آپ ہر موقع پر دعا مانگتے تھے۔ اگر آپ ﷺ کے صبح و شام کے معمولات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے ہر مرحلہ پر آپ ﷺ نے اپنے رب سے دعا کی۔ یا تو آپ نے اپنے رب سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کی، یا اس کی پناہ مانگی یا اس کی تسبیح و تعریف کی اور اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر اپنے صحابہ کرام کو بھی اپنے رب سے تعلق پیدا کرنے اور کثرت سے دعائیں مانگنے کا حکم دیا۔

اسلام میں دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ہم تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو چیز ہونی ہے یا ہوگی وہ مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ اب اس میں تبدیلی ناممکن ہے۔ مگر دعا ایسی چیز ہے کہ وہ قضاء کو بھی تبدیل کر دیتی ہے۔

آیئے! اس بات کی وضاحت کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی ایک حدیث پڑھتے ہیں۔ یہ حدیث سنن ترمذی میں (2139) پر ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ» ''قضا کو ٹالنے اور دور کرنے والی چیز صرف دعا ہے۔'' انسان کے مقدر میں لکھا ہوتا ہے کہ اس کا فلاں نقصان ہونا ہے۔ مگر وہ اپنے گھر سے نکلا، اس نے اس نقصان سے یا حادثہ سے اللہ کی پناہ مانگی، اس نے اپنے رب سے خیر و برکت کی دعا مانگی تو اس کی دعا کی وجہ سے اس نقصان کو ٹال دیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ تقدیر میں سب کچھ لکھا ہے، مثلاً: فلاں شخص کا حادثہ ہونا

ہے۔ مگر ساتھ یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ اگر اس نے دعا کی، اللہ سے پناہ مانگی تو یہ حادثہ نہیں ہوگا۔ تقدیر میں جو لکھا ہوتا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔ مگر دعا کی بدولت اور اپنے رب کی پناہ مانگنے کی وجہ سے اس مصیبت، بلا اور پریشانی کو دور کر دیا جاتا ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''مجھ سے مانگو میں تمھاری دعا کو قبول کروں گا۔'' (المؤمن 40:60)

اس وقت مارکیٹ میں دعاؤں کی بہت ساری کتابیں موجود ہیں جن میں علماء کرام نے مختلف انداز میں دعاؤں کو جمع کیا ہے۔ میں نے اس کتاب میں انھی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ خصوصاً ہمارے محترم دوست ڈاکٹر سعید القحطانی کی کتاب ''حصن المسلم'' میرے سامنے رہی ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں روزمرہ کی صرف اہم دعاؤں کو جمع کروں جن سے عام آدمی کو واسطہ پڑتا ہے۔ میری اپنی زندگی میں صبح و شام کی ان دعاؤں کا خاصا اثر ہے اور خصوصاً جب سے میں نے ان کو مستقل پڑھنا شروع کیا ہے ان کی عجیب تاثیر دیکھی ہے۔ دعاؤں کی فضیلت کے حوالے سے یا ان کے فوائد کے حوالے سے جو بات درست اور سنت سے ثابت ہے اسے بھی وضاحت کے لیے درج کر دیا گیا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ آسان اور نہایت عام فہم انداز میں دعاؤں کی وضاحت کروں۔ اس اہم کام میں میرے ساتھ ہمارے ادارے کے سینئر رفیق کار قاری محمد اقبال عبدالعزیز نے بھرپور تعاون کیا ہے اور بہت ساری وضاحتیں میری فرمائش پر انھوں

نے لکھی ہیں جس کے لیے میں ان کا شکر گزار رہوں۔

دعاؤں کے حوالے سے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دعا صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہماری امیدوں کا مرکز ہے۔ وہی ہماری التجائیں سنتا ہے اور ہماری مصیبتوں کو ٹالتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی مبارک زندگی کے ایک ایک پہلو پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب بھی اللہ کے رسول ﷺ کو کوئی مشکل وقت درپیش ہوتا تو آپ اللہ سے رجوع کرتے اور نماز ادا فرماتے اور دعا کے ذریعے اللہ سے مدد طلب کرتے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾ ''اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو انھیں کہہ دیجیے کہ میں ان کے قریب ہوں۔'' اور پھر فرمایا: ﴿أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ ''جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔'' (البقرة 2:186)

قارئین کرام! اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جب کوئی شخص مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار یا دعا کو صرف سنتا ہی نہیں بلکہ شرف قبولیت بھی بخشتا ہوں'' یعنی لوگوں کا یہ کہنا اور سمجھ لینا ٹھیک نہیں کہ اللہ ہم گنہگاروں کی دعا کب سنتا ہے اور قبول کرتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم کسی بزرگ اور اللہ کے پیارے کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کریں۔ اس آیت میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی سنتا ہے ویسے ہی ہم گنہگاروں کی بھی سنتا

ہے اور اسے شرف قبولیت بخشتا ہے۔ (بحوالہ تیسیر القرآن، مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ) اس لیے آپ براہ راست اپنے رب سے مانگیں۔

محترم قارئین! میں نے پوری کوشش کی ہے کہ تمام دعائیں صحیح ہوں، اصلی اور موثوق ہوں۔ ان شاء اللہ اس کتاب میں تمام احادیث صحیح یا حسن درجہ کی ہیں۔

آپ کی دعاؤں اور تجاویز کا طلبگار

عبدالمالک مجاہد

ریاض (سعودی عرب)

رجب 1433ھ بمطابق جون 2012ء

نیند سے بیدار ہونے کی دعا

نیند سے بیدار ہوتے وقت کی متعدد دعائیں ہیں، مگر سب سے معروف اور آسان دعا مندرجہ ذیل ہے۔ جب ہم نیند سے بیدار ہوں تو اٹھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

"ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے (سلانے) کے بعد زندہ (بیدار) کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔" (صحيح البخاري، حديث:6312)

وضاحت: اس دعا میں مسلمان کی تربیت کی گئی ہے کہ وہ اپنے دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کے شکر سے کرے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

"اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں اور خبیثنیوں سے۔" (صحيح الجامع الصغير للألباني، حديث: 4714، وصحيح البخاري، حديث:142)

وضاحت: اس دعا میں خبیثوں اور خبیثنیوں سے مراد مذکر ومؤنث جنات وشیاطین ہیں۔ جن کا بسیرا عموماً گندی جگہوں پر ہوتا ہے۔ یہ دعا پڑھنے سے آپ ان کے نقصان سے بچ جائیں گے۔ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اوپر والی دعا بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے پڑھ لیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا نام نجاست والی جگہوں میں نہیں لیا جا سکتا، نبی ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔ (الأدب المفرد:352/2)

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

غُفْرَانَكَ

"(اے اللہ! میں) تیری بخشش (چاہتا ہوں)۔" (سنن الترمذي، حديث:7)

وضاحت: یعنی اے اللہ میں آپ کی مغفرت کا طلب گار ہوں۔

وضو کا آغاز

وضو سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ

’’اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (وضو کرتا ہوں)۔‘‘ (سنن أبي داود، حديث: 101)

وضاحت: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ’’اس شخص کا کوئی وضو نہیں جس نے وضو کے آغاز میں بسم اللہ نہیں کہا۔‘‘ احادیث میں وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی بہت تاکید ہے اور (یہ) نہایت افضل عمل ہے، تاہم اگر کوئی بھول جائے تو وضو ہو جائے گا۔

وضو کے بعد کی دعائیں

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

’’میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔‘‘

(صحيح مسلم، حديث: 234)

وضاحت: وضو کے بعد اس دعا کی مناسبت یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کے ذریعے ظاہری طہارت کر چکا تو توحید باری تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت کے ذریعے اسے باطنی طہارت کی طرف متوجہ کیا گیا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

’’اے اللہ! مجھے زیادہ توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے زیادہ پاک صاف رہنے والوں میں سے کر دے۔‘‘

(سنن الترمذي، حديث: 55)

وضاحت: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے بعد شہادتین اور یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ أَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

''اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے تھے اور اپنے رب ہی پر ہم نے توکل کیا۔''

(سنن أبي داود، حديث:5096)

وضاحت: جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے گویا وہ اپنے گھر کے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ ہم اللہ کے ہر فیصلے پر راضی ہیں جو وہ ہمارے حق میں فرمائے۔ پھر جو شخص اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دے وہ خسارے میں نہیں رہتا۔ اس دعا کے بعد گھر والوں کو سلام کہنا ضروری ہے۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعائیں

① بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

''(میں اس گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ (گناہ سے) بچنے کی ہمت ہے نہ (نیکی کرنے کی) طاقت مگر اللہ (ہی کی توفیق) سے۔''

(سنن أبي داود، حديث:5095)

وضاحت: '' بِسْمِ اللّٰهِ '' یعنی میں اللہ کے نام کا ذکر کرتے ہوئے اسی کی مدد طلب کرتے ہوئے اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے گھر سے نکل رہا ہوں اور جو اللہ پر توکل کرے اللہ تعالیٰ اس کے سارے کام ٹھیک کر دیتا ہے۔ جو شخص '' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. '' کہے اسے اللہ تعالیٰ ہر شیطان کے شر سے محفوظ کر لیتا ہے۔

② اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ، اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ، اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ، اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْھَلَ، اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ.

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔''

(سنن أبي داود، حديث:5094)

وضاحت: انسان جب گھر سے نکلتا ہے تو اب اسے لوگوں سے ملنا جلنا ہوگا اور ان سے معاملہ کرنا ہوگا، چنانچہ اسے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں وہ اپنے طرز عمل میں عدل و انصاف سے ہٹ کر کوئی قدم نہ اٹھا بیٹھے۔ اگر یہ معاملہ دین سے متعلق ہوگا تو اس میں گمراہی سے دوچار ہونے یا کسی کو گمراہی سے دوچار کرنے کا اندیشہ ہوگا۔ اگر یہ معاملہ دنیاوی امور سے متعلق ہوگا تو اس بات کا خطرہ موجود رہتا ہے کہ کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی کر بیٹھے گا یا کوئی دوسرا اس پر زیادتی کرے گا۔ اگر وہ کسی کے ساتھ مل کر کام کرے گا تو اس امر کا خطرہ لاحق ہے کہ آپس میں کوئی بدکلامی یا بداخلاقی کا مظاہرہ ہو جائے۔ اس دعا میں ان تمام ممکنہ خطرات سے نہایت خوبصورت اور جامع الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔

تہجد کے وقت اور نماز فجر کے لیے گھر سے نکلتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا.

''اے اللہ! پیدا کر دے میرے دل میں نور، میری زبان میں نور، میری سماعت میں نور، میری بصارت میں نور، میرے پیچھے نور، میرے آگے نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔'' (صحیح مسلم، حدیث:763)

وضاحت: نبی کریم ﷺ تہجد کے وقت اور جب نماز فجر کے لیے گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ہوئے نکلتے۔ نور کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے چیزیں ظاہر اور واضح ہو جاتی ہیں۔ یہاں نور سے مراد نور ایمان ہے۔ اس دعا میں سب سے پہلے دل کا ذکر کیا گیا ہے، اس لیے کہ دل اگر ٹھیک ہو گیا تو سارا بدن ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن اگر دل میں فساد ہوا تو سارے بدن میں فساد پیدا ہو جائے گا۔

سماعت و بصارت میں نور کا سوال اس لیے ہے کہ اے اللہ میرے ان اعضا کو حق کی دعوت میں اور نیک کاموں میں استعمال فرما۔ اللہ کے رسول ﷺ کو تو اللہ کی طرف سے یہ نعمت حاصل تھی، یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے ہے۔ علماء کی ایک جماعت یہ بھی کہتی ہے کہ اس دعا کے نتیجے میں واقعی قیامت کے روز اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے سچے پیروکاروں کی ہر جانب نور چمک رہا ہوگا اور وہ اسی نور کی رہنمائی میں جنت تک پہنچ جائیں گے۔ نور کا ایک معنی یہاں علم اور ہدایت بھی بیان کیا گیا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

"اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

(صحیح مسلم، حدیث:713)

وضاحت: مسجد میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سوال کرنے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ مسجد میں آنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا تقرب، ثواب اور جنت چاہتا ہے، اس لیے دخول مسجد کے وقت رحمت کے سوال کی تاکید کی گئی ہے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔"

(صحیح مسلم، حدیث:713)

وضاحت: آدمی جب مسجد سے نکلتا ہے تو اس کے بعد رزق کی تلاش کرتا ہے، اس لیے یہاں فضل (رزق میں اضافے) کے سوال کی تاکید کی گئی ہے۔

اذان کا جواب

اذان سن کر وہی کہے جو مؤذن کہتا ہے۔ البتہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سننے کے بعد لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے۔ اس کا معنی یہ ہے:

''(برائی سے بچنے کی) ہمت ہے نہ (نیکی کرنے کی) طاقت مگر اللہ (ہی کی توفیق) سے۔'' (صحیح مسلم، حدیث:385)

اس کے بعد یہ پڑھیں:

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد (ﷺ) اس کا بندہ اور رسول ہیں۔''

''میں راضی ہوگیا اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔''

(صحیح مسلم، حدیث:386)

وضاحت: ''حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ'' کا معنی ہے: جلدی سے نماز کی طرف آجاؤ اور ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کا معنی ہے: ایک عظیم الشان کامیابی یعنی جنت کی طرف دوڑ کر آجاؤ جو تمھیں موت کے بعد نصیب ہوگی۔ مؤذن کے ان کلمات کے جواب میں (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) کہہ کر یہ

اعتراف کیا جاتا ہے کہ کسی بھی نیکی کا کرنا یا برائی سے بچنا اللہ کی رحمت اور توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر ہم مسجد کی طرف جاتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں تو یہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے ہے۔

اذان کے بعد درود شریف اور مسنون دعائیں

مؤذن کا جواب دینے کے بعد نبی کریم ﷺ پر مسنون درود (درود ابراہیمی) بھیجیں۔ پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَا الَّذِي وَعَدْتَّهُ.

''اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب، تو محمد ﷺ کو خاص تقرب (جنت کا سب سے بلند درجہ) اور خاص فضیلت عطا کر اور انھیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''

(صحیح البخاري، حدیث:614، والسنن الکبری للبیهقي:410/1)

وضاحت: ''هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ'' میں دعوت سے مراد دعوت توحید ہے۔ اور ''التّامّة'' کا مطلب یہ ہے کہ یہ کامل/اور مکمل دعوت ہے اور اس

میں کوئی اضافہ یا تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا اور یہ روز قیامت تک اپنی اصل حالت میں باقی رہے گی۔ ''الْوَسِيلَةَ'' سے مراد ہر وہ عمل ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہو سکے۔ یہاں ''الْوَسِيلَةَ'' سے مراد جنت کا وہ اعلیٰ وارفع مقام ہے جہاں اللہ کی ساری مخلوق میں سے صرف ایک ہی شخصیت پہنچ سکے گی اور وہ ہمارے پیارے نبی سیدنا محمد ﷺ ہیں۔ ''الْفَضِيلَةَ'' کا مطلب ہے پوری مخلوق سے اعلیٰ مرتبہ جبکہ ''مَقَامًا مَّحْمُودًا'' سے مراد وہ ارفع مقام اور جگہ ہے جہاں کھڑے ہونے والے شخص کی بے پناہ تعریف کی جائے گی۔ دعا کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ! نبی کریم ﷺ کو قیامت کے دن اس بلند مقام پر سرفراز فرما۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص مؤذن کی اذان سن کر اس کا جواب دے اور مذکورہ دعا پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی یا وہ میری شفاعت کا مستحق بن جائے گا۔ (صحيح البخاري، حديث: 614) چنانچہ جس کسی نے اخلاص کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی عزت واحترام کے جذبات دل میں موجزن کر کے یہ دعا پڑھی اسے آپ ﷺ کی (ان شاء اللہ) سفارش نصیب ہوگی۔

تکبیر (اقامت): اذان کی طرح تکبیر بھی اکہری اور دہری دونوں طرح ثابت ہے، تاہم حضرت بلال رضی اللہ عنہ اکہری تکبیر ہی کہتے تھے، اس لیے وہی بہتر ہے، دوسری یعنی دہری تکبیر بھی جائز ہے، البتہ دہری تکبیر دہری اذان کے بعد کہنا افضل ہے۔

اذان اور اقامت کے درمیان اپنے لیے دعا کریں کیونکہ اس وقت دعا رد نہیں ہوتی۔

(سنن أبي داود، حديث: 521)

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

نماز میں داخل ہوتے وقت ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کے الفاظ کہے جاتے ہیں انھیں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں کیونکہ اس کے بعد آدمی پر کھانا، پینا، گفتگو کرنا اور ادھر ادھر دیکھنا حرام ہو جاتا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ.

''اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تیرا نام بہت بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

(سنن أبي داود، حديث: 775)

وضاحت: جیسا کہ قاعدہ ہے کہ جب کسی بڑے سے کچھ مانگنا ہو تو پہلے اس کی تعریفیں کی جاتی ہیں پھر اپنا مدعا پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ سب سے بڑا ہے، اس کے دربار میں کچھ عرض کرنے سے پہلے یہ ادب سکھایا گیا

کہ اس کی تعریف ان الفاظ سے کی جائے جو اس کی شان کے مطابق ہیں۔اس دعا کے علاوہ بھی نماز کے افتتاح کے لیے احادیث میں کئی ایک دعائیں مذکور ہیں۔ان میں سے جو بھی پڑھ لی جائے درست ہے۔

رکوع کی دعا

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ.

''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔'' (سنن أبي داود، حديث:871)

وضاحت: جب نمازی خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا کر اس کی عظمت وجلال کا اقرار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔رکوع میں تسبیحات کی کم از کم تعداد تین ہے مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں۔آپ اپنی نماز کی طوالت کے حساب سے جس تعداد میں پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

رکوع سے اٹھنے کی دعائیں

① سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ.

''اللہ تعالیٰ نے (اس کی بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔'' (صحيح البخاري، حديث:795)

② رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ.

''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے۔ تعریف بہت زیادہ، پاکیزہ جس میں برکت دی گئی ہے۔''

(صحيح البخاري، حديث:799)

وضاحت: رکوع سے اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کے الفاظ سبھی کو پڑھنے چاہییں خواہ امام ہو یا مقتدی۔ اس کے بعد '' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ'' کے الفاظ کہنے چاہییں۔یہ بہت شان وعظمت والے کلمات ہیں۔اللہ کے رسول ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص تیزی سے چلتا ہوا آیا اور نماز میں شامل ہوا۔

جب آپ ﷺ نے کہا: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' تو اس شخص نے یہ کلمات پڑھ دیے۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ نے پوچھا: وہ شخص کون تھا جس نے میرے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ'' کے الفاظ کہے تھے؟ لوگ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا: بتاؤ وہ کون تھا، اس نے اچھی بات ہی کہی ہے۔ اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! وہ میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا، وہ ان کلمات کا ثواب لکھنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کررہے تھے۔ (صحيح البخاري، حديث:799، و صحيح مسلم، حديث:600)

قارئین کرام! ان کلمات کے حروف کی تعداد کے برابر فرشتوں کی تعداد ان کا ثواب لکھنے کی کوشش کررہی تھی۔ اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ کتنے بابرکت اور باعظمت کلمات تھے، اس لیے رکوع سے اٹھ کر ان کلمات کو ضرور ادا کریں۔

سجدے کی دعا

① سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى.

''پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔''

(صحيح البخاري، حديث:795)

وضاحت: رکوع کی طرح سجدے میں بھی تسبیحات کی کم از کم تعداد تین ہے مگر زیادہ کی قید نہیں۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے[1] جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، اس لیے سجدے کی حالت میں کثرت سے دعائیں کیا کرو۔

(صحيح مسلم، حديث:482)

(1) مطلب یہ کہ یہ شخص قدر و منزلت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہے۔ مسافت و مساحت کے اعتبار سے قرب مراد نہیں۔

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔ اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔'' (سنن أبي داود، حديث:874)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

''اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے بلندی عطا فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔'' (سنن أبي داود، حديث: 850، و سنن الترمذي، حديث: 284، و سنن ابن ماجه، حديث:898)

اس کے بعد نمازی ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہہ کر دوسرا سجدہ کرے اور سجدے کی مذکورہ دعاؤں میں سے جو یاد ہوں پڑھے، پھر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہہ کر سجدے سے سر اُٹھائے اور باقی نماز مکمل کرے۔

وضاحت: نبی کریم ﷺ نفل نمازوں میں بھی اور فرض نمازوں میں بھی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ دعا کا مطلب یہ ہے کہ ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ'' یا اللہ اگر مجھ سے تیری عبادت میں کوئی تقصیر ہوگئی ہو

تو اسے بھی اور میرے گناہوں کو بھی معاف فرما ''وَارْحَمْنِيْ'' اور میری عبادت قبول فرما کر مجھ پر رحم فرما اور یہ رحم تیری خاص جناب سے فضل و کرم کے طور پر ہو نہ کہ میری عبادت کے بدلے میں ہو۔ ''وَاجْبُرْنِيْ'' (جَبَرَ اللّٰهُ مُصِيبَتَهُ) کا معنی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ سب کچھ لوٹا دے جو اس سے چھن گیا ہے۔ یعنی اے اللہ میرے تمام نقصانات کو پورا کر کے مجھے مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ ''وَارْفَعْنِيْ'' مجھے دنیا اور آخرت میں عزت و رفعت عطا فرما۔ ''وَاهْدِنِيْ'' مجھے نیک اعمال کی طرف رہنمائی نصیب فرما اور حق کو قبول کرنے کی ہدایت عطا فرما۔ ''وَعَافِنِيْ'' مجھے دنیا اور آخرت میں مصیبتوں سے بچا اور میرے بدن کو خطرناک اور موذی بیماریوں سے محفوظ فرما۔ ''وَارْزُقْنِيْ'' مجھے دنیا میں عمدہ رزق عطا فرما اور اپنی اطاعت کے ذریعے جنت کی نعمتیں نصیب فرما۔

تشہد اور درود وسلام

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

''(میری) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' (صحيح البخاري، حديث:831)

وضاحت: ''اَلتَّحِيَّاتُ'' میری تمام قولی عبادتیں یعنی وہ عبادات جو بول کر ادا کی جاتی ہیں جیسے تلاوت قرآن کریم، ذکر اذکار وغیرہ ''وَالصَّلَوٰتُ'' اور میری تمام بدنی عبادتیں، جنھیں جسمانی اعضاء کے ذریعے ادا کیا جاتا ہے

جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ اور ''وَالطَّيِّبَاتُ'' میری تمام مالی عبادتیں، جن کا تعلق مال خرچ کرنے سے ہے جیسے زکاۃ، صدقات وغیرہ ساری کی ساری صرف اللہ کے لیے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھا تھا اور آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں میں میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ''اَلتَّحِيَّاتُ'' سکھلا رہے تھے جس طرح مجھے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلایا کرتے تھے۔ (صحيح البخاري، حديث: 6265) آپ ﷺ نے فرمایا: نمازی تشہد پڑھنے کے بعد جو کچھ اللہ سے مانگنا چاہے مانگے۔ (سنن النسائي، حديث: 1163) آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہ تشہد دوسرے لوگوں کو بھی سکھلا دوں۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

’’اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر، یقینا تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر، یقینا تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔‘‘

(صحيح البخاري، حديث:3370)

وضاحت: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ جلیل القدر تابعی کہتے ہیں: ایک دفعہ صحابی رسول سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو وہ فرمانے لگے: عبدالرحمن کیا میں آپ کو ایک تحفہ پیش نہ کروں؟

میں نے کہا: ضرور، فرمانے لگے: اللہ کے رسول ﷺ ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ پر سلام کہنا تو سیکھ لیا مگر یہ فرمائیے کہ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہا کرو: (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ......آخر تک)

(صحيح البخاري، حديث:3370)

یہ درود شریف جسے درود ابراہیمی کہا جاتا ہے پہلے تشہد میں ضروری نہیں، ہاں دوسرے تشہد میں اسے ضرور پڑھا جائے گا۔ ہر نمازی کے لیے اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ چونکہ اس کے بعد دعا مانگنی ہوتی ہے اور دعا کا ادب یہی ہے کہ اس کے آغاز میں اللہ کی تعریف کے بعد اللہ کے نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے۔ اس طرح دعا زیادہ اور جلد قبول ہوتی ہے۔

قارئین کرام! آیئے جانتے ہیں کہ لفظ ’’صلاۃ‘‘ کا کیا مفہوم ہے۔ ’’صلاۃ‘‘ کے معانی اہل لغت کے نزدیک یہ ہیں: نماز، دعا، رحمت، استغفار، اللہ کی طرف سے اپنے نبی کی تعریف وثنا کرنا۔ اور جب ہم کہتے ہیں: (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ) ’’اے اللہ! محمد ﷺ پر عنایتیں فرما۔‘‘ یعنی اے اللہ! اپنے رسول ﷺ کی شان وعظمت بڑھا۔ دنیا میں ان کا چرچا عام کر کے، ان کے دین کو غالب کر کے اور ان کی شریعت کو قیامت تک باقی رکھ کر، آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت امت کے حق میں قبول فرما اور انھیں مقام محمود پر فائز کر کے ان کا مقام ومرتبہ بلند فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا اپنے انبیاء پر صلاۃ بھیجنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ اپنے انبیاء کی تعریف

کرے اور ان کی شان بڑھائے۔ فرشتوں کی صلاۃ یہ ہے کہ وہ اللہ سے انبیاء کے لیے دعائے رحمت ومغفرت کرتے ہیں جب کہ امت کے افراد کا صلاۃ بھیجنا یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اپنے نبی پر رحمت بھیجے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

سلام پھیرنے سے پہلے کی (تجویز کردہ) دعائیں

① رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ، رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ.

"اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! جس دن حساب قائم ہوگا اس دن مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو معاف فرمانا۔" (سورہ إبراهیم14: -41)

وضاحت: (رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ)
"اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بخش دے اور تمام مومنین کو بھی، جس دن بندوں کا حساب کتاب لیا جائے گا۔"
یہ جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں میں سے ایک ہے جو انھوں نے کعبہ کی تعمیر کے بعد بارگاہ الٰہی میں کی تھیں۔ یہ پیاری دعا ہر مسلمان اپنی

نماز میں اللہ سے مانگے تا کہ اسے بخشش الٰہی حاصل ہو جائے۔ اس دعا میں اس کی اولاد اور تمام مومنین کو بھی شامل کر دیا گیا تا کہ اس کا فائدہ سب کو پہنچ جائے۔

② اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ.

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔" (سنن أبي داود، حديث:792)

وضاحت: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثًا ، قَالَتِ الْجَنَّةُ : اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ.

"جو بندہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا تین مرتبہ سوال کرتا ہے تو جنت خود اللہ تعالیٰ سے عرض کرتی ہے: اے اللہ! اس بندے کو میرے پاس لے آ، اور جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم خود بارگاہ الٰہی میں عرض کرتی ہے: اے اللہ! اس بندے کی مجھ سے حفاظت فرما۔" (سنن الترمذي، حديث:2572)

③ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

''اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھے معاف فرمادے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

(صحيح البخاري، حديث:834)

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

''اے اللہ! بلاشبہ میں عذابِ قبر سے اور عذابِ جہنم سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

(صحیح مسلم، حدیث:588)

وضاحت: عذاب قبر سے پناہ طلب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی فوت ہوجائے، پھر اس کی قبر زمین کا یہ معروف گڑھا بن جائے یا کسی درندے کا پیٹ یا سمندر کا پانی۔ تو اس کے بعد دو بڑے ہولناک فرشتے اس سے سوال کرنے کے لیے قبر میں آتے ہیں ایک کو **مُنْکَر**[1] اور اور دوسرے کو **نَکِیر** کہا جاتا ہے۔ دعا میں ان کے سوالوں کے جواب میں ثابت قدمی کا سوال ہے، اور اس امر کا بھی کہ اے اللہ قبر میں جو عذاب لوگوں کو دیا جائے گا میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

⑤ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

''اے اللہ! تو مجھے معاف کردے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا، جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے سر عام کیا، جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا

(1) **مُنْکَرٌ**: باب اِفعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور **نَکِیر** باب سَمِعَ سے اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ دونوں الفاظ کا معنیٰ ہے: وہ جسے کوئی نہیں جانتا، چونکہ میت کی ان سے نہ جان پہچان ہوتی ہے اور نہ ان جیسی صورت دیکھی ہوتی ہے اس لیے انھیں منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

ہے۔ تو ہی (ہر چیز کو اس کے مقام تک) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (اس سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

(صحیح مسلم، حدیث:771)

مندرجہ بالا ساری دعائیں اور ان کے علاوہ بھی پڑھ سکتے ہیں یا ان میں سے کوئی ایک پڑھ لیں تو بھی ان شاء اللہ کافی ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

① اَللّٰهُ اَكْبَرُ

"اللہ سب سے بڑا ہے۔" (صحیح مسلم، حدیث:583)

② اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

"میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے۔ تو بہت بابرکت ہے، اے بڑی شان اور عزت والے!" (صحیح مسلم، حدیث:591)

وضاحت: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کا پتہ اس طرح چلتا کہ سلام پھیر کر نمازی حضرات بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے۔ (صحیح مسلم، حدیث:583(121))

نبی کریم ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ ہر کام کو استغفار سے ختم فرماتے، وضو کے بعد والی دعا میں بھی توبہ واستغفار کا ذکر ہے۔

③ نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد یعنی سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا ہمیشہ پڑھنا اور اسے کبھی ترک نہ کرنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

"اے اللہ! تو میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر، تیرا شکر اور اچھے طریقے سے تیری عبادت کرسکوں۔" (سنن أبي داود، حديث:1522)

④ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! اس چیز کو کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا کرے اور جس چیز کو تو روک لے، اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں فائدہ نہیں دے سکتی۔''

(صحیح البخاري، حدیث:844)

وضاحت: اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے نماز کے بعد 33 مرتبہ **سبحان اللہ**، 33 مرتبہ **الحمد للہ**، 33 مرتبہ **اللہ اکبر** کہا اور پھر ایک دفعہ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ . . . قَدِير) پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(صحیح مسلم، حدیث:597)

(اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ ....) میں اقرار ہے کہ اے اللہ جسے تو اپنی رحمت ونعمت سے سرفراز کرنا چاہے دنیا کی کوئی طاقت اس نعمت کو روک نہیں سکتی اور جسے تو ہی نہ دینا چاہے پوری دنیا مل کر بھی اسے عطا نہیں کر سکتی اور کسی عزت وجاہ والے کو اس کی یہ دنیاوی عزت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ بالآخر انسان کی فلاح ونجات کا دارومدار اللہ کی رحمت کے بعد اس کے نیک اعمال پر ہی ہوگا۔

⑤ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق ہی سے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی کی طرف سے انعام ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے بہترین ثنا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اسی کے لیے بندگی کو خالص کرنے والے ہیں، خواہ کافر (اسے) ناگوار سمجھیں۔''

(صحیح مسلم، حدیث:594)

وضاحت: ۔ ’’وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ‘‘ ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے کیونکہ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق ہی نہیں۔ سورۃ الکہف کی آخری آیت ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ...... اَحَدًا﴾ میں بھی یہی ارشاد ہوا کہ جو اللہ کی ملاقات کا منتظر ہو اسے چاہیے کہ اللہ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے کیونکہ وہ مالک ومعبود خالص عبادت ہی قبول کرتا ہے، ملاوٹ والی عبادت اس کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔ ساری نعمتیں اسی کی طرف سے آتی ہیں حتی کہ توفیق کی نعمت بھی وہی عطا کرتا ہے اور پھر فضل واحسان کے ساتھ نیک عمل کو قبول بھی وہی فرماتا ہے۔ اس کی ذات وصفات اور اس کی عطا کردہ نعمتوں پر وہی عمدہ تعریف وثنا کے لائق ہے۔ ہم اپنی عبادت کو خالص کر کے اسی کے لیے ادا کرتے ہیں اگرچہ کفار ومشرکین کو ہماری عبادت اچھی نہ لگے مگر ہماری نگاہ تو اللہ اور دار آخرت پر ہے، دنیا میں کسی کا غلبہ دیکھ کر ہم اسے اللہ کی عبادت میں شریک نہیں کرتے۔

⑥ جو شخص نماز کے بعد مندرجہ ذیل ذکر کرے، اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تب بھی معاف کر دیے جاتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ (33 مرتبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (33 مرتبہ)
اَللّٰهُ اَكْبَرُ (33 مرتبہ) اور آخر میں (ایک مرتبہ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

’’اللہ پاک ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔‘‘

(صحیح مسلم، حدیث:597)

وضاحت: یہ وہ تسبیحات ہیں جنھیں نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ نماز کے بعد تھوڑی دیر بیٹھ کر یہ تسبیحات پڑھیں اور جتنی دیر آپ بیٹھے رہیں گے فرشتے آپ کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔ آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جس شخص کا دل مسجد میں لگا رہے اسے اللہ تعالیٰ روز قیامت عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ عطا فرمائیں گے۔

(صحيح البخاري، حديث:660)

آیت الکرسی

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴾

''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندۂ جاوید (اور) قائم و دائم ہے۔ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔''

(البقرة2:255)

وضاحت: یہ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 255 ہے جو آیت الکرسی کہلاتی ہے۔ اس لیے کہ اس میں صفات باری تعالیٰ کے بعد کرسی کا ذکر ہے۔ مدینہ طیبہ میں نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے پیارے صحابی سیدنا ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) سے سوال کیا: ابو المنذر! کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں کون سی آیت شان و عظمت میں سب سے بڑھ کر ہے؟ انھوں نے عرض کیا: آیت الکرسی، آپ ﷺ نے فرمایا: ابو المنذر! تجھے علم مبارک ہو۔ (صحیح مسلم، حدیث:258)۔

احادیث شریف میں آیت الکرسی کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص اسے صبح کے وقت پڑھے وہ شام تک جنات و شیاطین کے شر سے محفوظ

ہو جاتا ہے۔ اور جو شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک جنات کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (صحیح الترغیب والترھیب، حدیث:662)

⑧ صبح کے وقت ایک مرتبہ یا دس مرتبہ یا سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

وضاحت: نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص اس دعا کو صبح وشام ایک مرتبہ پڑھے تو اسے اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے، دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس درجات بلند ہوتے ہیں اور شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اسی کے مثل ملے گا۔ (سنن أبي داود، حديث:5077)

اور جس شخص نے صبح دس مرتبہ یہ دعا پڑھی تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، دس درجات بلند کیے جاتے

ہیں اور چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اسے شیطان سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ اور جو شام کے وقت پڑھے اسے بھی صبح تک اسی کے مثل ملتا ہے۔ (صحیح ابن حبان، حدیث: 2023، و صحیح الترغیب: 1/ 113، حدیث: 474)

اور جو شخص اس دعا کو دن میں سو مرتبہ پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے، سو نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے سو گناہ معاف کر دیتا ہے اور شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔

(صحیح البخاري، حدیث:6403)

فجر کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا.

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا، پاکیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جو قبول کر لیا جائے۔''

(سنن ابن ماجہ، حدیث:925)

وضاحت: علم نافع، رزق طیب اور عمل مقبول کی شرط دعا میں اس لیے لگائی گئی کہ ہر وہ علم جو آخرت میں فائدہ نہ دے بعض اوقات وہ نقصان اور بدبختی کا باعث بن جاتا ہے، رزق اگر پاکیزہ اور طیب نہ ہو تو وہ عذاب الٰہی کا موجب بن سکتا ہے اور ہر ایسا عمل جو بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہو اس کا نتیجہ سوائے تھکاوٹ اور بے آرامی کے کچھ نہیں۔

سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾

"(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد نہیں، نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہی ہے۔" (اسے تین مرتبہ پڑھیں)

وضاحت: سیدنا ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: سب لوگ مسجد میں اکٹھے ہو جاؤ، میں تمھارے سامنے ایک تہائی قرآن کریم کی تلاوت کروں گا۔ چنانچہ جو لوگ جمع ہو سکتے تھے وہ ہو گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرام ایک دوسرے سے کہنے لگے: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف یہ خاص خبر آئی ہے کہ سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے، اسی لیے تو آپ ﷺ نے ہمارے سامنے اس کی تلاوت فرمائی اور یہ بھی بتا دیا کہ یہ ایک تہائی قرآن کے برابر

ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر سورۃ الاخلاص پڑھی ہے۔ آگاہ رہو یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث:812)

قارئین کرام! گویا تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنے سے پورے قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب مل جائے گا۔

سورۃ الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴾

"(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔"

(تین مرتبہ پڑھیں)

وضاحت: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: اے عقبہ! آج مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ ان جیسی آیات پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اے عقبہ! کیا میں تمھیں ایسی سورتیں نہ سکھاؤں جو نہ تورات میں نازل ہوئی ہیں، نہ انجیل میں اور نہ ہی ان جیسی کوئی دوسری سورت قرآن کریم میں ہے۔ جب تم رات کو سونے لگو تو یہ سورتیں ضرور پڑھ لیا کرو۔ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔ (مسند أحمد: 4/144)

سورۃ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○﴾

”(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (آپ) کہہ دیجیے: میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے، جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔“

وضاحت: عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک ابر آلود اندھیری رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے۔ جب ہم نے انھیں پا لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ! کہو۔ میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ فرمایا: سورۃ الاخلاص اور معوذتین تین تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کہو تو یہ تمھارے لیے (ہر نقصان دہ چیز سے) کافی ہو جائیں گی۔ (سنن أبي داود، حديث: 5082)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام اہم کاموں میں استخارہ کرنے کی ایسے ہی تعلیم دیتے جیسے قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے۔ آپ فرماتے: ''جب تم میں سے ایک شخص کوئی کام کرنا چاہے تو دو رکعت نفل نماز ادا کرے، پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ

مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ.

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معیشت اور میرے انجامِ کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معیشت اور میرے انجامِ کار کے لحاظ سے بُرا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کر دے

جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر مطمئن کر دے۔'' (صحیح البخاري، حدیث:1162)

''اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ'' یہ کہتے ہوئے وہ اس کام کا نام بھی لے۔

خیر خواہوں سے مشورہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور مؤمن مخلوق سے مشورہ کرے اور پھر ثابت قدمی سے وہ کام سر انجام دے، اسے ندامت نہیں ہوتی۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾

''اور ان سے اہم کام میں مشورہ کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر توکل کریں۔''

وضاحت: استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھنا نماز استخارہ کہلاتی ہے۔ انسان کی زندگی کے بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن کے بارے میں وہ پریشان ہوتا ہے کہ وہ اس کے حق میں اچھے ہیں یا برے۔ وہ اگر کوئی بڑا فیصلہ کرنے والا ہوتا ہے تو متردد ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ کرے یا نہ کرے۔ مثلاً: اگر کسی جگہ رشتہ کرنا ہے، کاروباری شراکت، یا کہیں آپ نے کوٹیشن دینا ہے۔ اسی طرح بہت سارے دیگر امور ایسے ہوتے ہیں جن میں آدمی کو استخارہ کرنا چاہیے۔

جب کوئی شخص دو رکعت استخارہ کے نوافل ادا کرلے تو پھر استخارہ کی دعا پڑھے۔ افضل تو یہی ہے کہ اسے دعا زبانی یاد ہو لیکن دوسری صورت میں وہ کتاب سے بھی پڑھ سکتا ہے۔ دعا میں ''اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ'' کا مفہوم یہ ہے کہ میرا یہ کام، (جس کے لیے آپ استخارہ کر رہے ہیں)۔ اگر آپ عربی میں ان الفاظ کو ادا نہیں کر سکتے تو اپنی زبان میں کہہ دیں۔ عموماً ہمارے اس معاشرے میں بچی یا بچے کے رشتے کے حوالے سے استخارہ کرتے ہیں، اس کے لیے آپ دعا یوں پڑھ سکتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ...

(یہاں آپ اپنی زبان میں کہہ دیں کہ میں اپنی بچی یا بچے کا رشتہ فلاں جگہ، یا کسی کے ساتھ کاروبار کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ رشتہ یا شراکت کروں یا نہ کروں، یا جو مسئلہ بھی آپ کو درپیش ہے اور جس کے لیے آپ استخارہ کر رہے ہیں اس مسئلہ کا ذکر کریں۔ البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں تو پھر صرف انھی عربی الفاظ پر اکتفا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات علیم بذات الصدور ہے، وہ جانتا ہے کہ آپ کس بارے میں مشورہ طلب کر رہے ہیں۔) پھر کہیں:

(خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ ....آخر تک)

عربوں میں ایک محاورہ مشہور ہے کہ

مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ

یعنی استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوتا اور مشورہ کرنے والا پشیمان نہیں ہوتا۔ استخارہ ضرور کریں مگر احباب سے مشورہ بھی ضرور کریں۔ خود بھی ہر پہلو سے غور کریں۔ فوری فیصلہ نہ کریں، یہ ضروری نہیں کہ آپ نے ادھر استخارہ کیا، ادھر آپ سوئے اور آپ کو خواب آ گیا۔ خواب کی صورت میں اشارات کا ملنا ضروری نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک دلی کیفیت ہوتی ہے جو بندے کو اللہ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ کا دل اس کام کے کرنے پر مطمئن ہو جائے اور آپ اس فیصلے کو درست سمجھتے ہوں تو پھر اللہ پر بھروسہ کیجیے اور توکل علی اللہ کرتے ہوئے کام کو بجا لائیں۔ ان شاء اللہ آپ کے حق میں بہتر ہی ہوگا۔

صبح وشام کے اذکار اور دعائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نماز فجر سے طلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اسی درجہ کے چار (غلام) آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔

① جو صبح کے وقت آیۃ الکرسی (صفحہ 50 پر لکھی ہوئی ہے) پڑھے وہ شام تک جنات و شیاطین کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو اسے شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک ان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(صحیح الترغیب والترھیب، حدیث:662)

② جو شخص آخری تینوں سورتیں (صفحہ نمبر 54 - 57) تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام پڑھے، یہ عمل اس کے لیے دنیا کی ہر نقصان دہ چیز کے مقابلے میں کافی ہو جاتا ہے۔

③ صبح وشام سات مرتبہ پڑھیں:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

"مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔" (سنن أبي داود، حديث:5081)

وضاحت: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ دعا صبح وشام سات مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے سارے کام درست فرما دیتا ہے۔

④ صبح کے وقت یہ پڑھیں:

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

"ہم نے صبح کی اور اللہ کے سارے ملک نے صبح کی۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی بہتری کا بھی جو اس کے بعد آنے والا ہے اور میں اس دن کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والے دن کے شر سے بھی۔ اے میرے رب! میں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

وضاحت: (أصبحنا) ہم نے اور سارے ملک نے اللہ کے لیے ہی صبح کی۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ایک اور دن جو ہمیں عطا کیا گیا ہے اس میں اللہ کی رضا والے کام کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد اس دعا میں توحید باری تعالیٰ کا اقرار ہے۔ ایک مسلمان اللہ کو یاد کر کے ہی سوتا ہے اور بیداری کے فوراً بعد پھر اسی کو یاد کرتا ہے تاکہ اسے یاددہانی ہوتی رہے کہ وہ ہر لمحہ اللہ کی اطاعت پر کاربند رہنے کے لیے یہاں بھیجا گیا ہے۔

⑤ اور شام کے وقت اس طرح پڑھیں:

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

”ہم نے شام کی اور اللہ کے سارے ملک نے شام کی۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کی بہتری کا بھی جو اس کے بعد آنے والی ہے اور میں اس رات کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والی رات کے شر سے بھی، اے میرے رب! میں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“ (صحیح مسلم:2723)

وضاحت: صبح کو شام میں بدلنا اور رات کو دن میں تبدیل کرنا اللہ وحدہ لاشریک ہی کا کام ہے، مخلوق میں سے کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی یہ کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ رات کی خیر سے مراد شیاطین سے حفاظت اور نماز تہجد کی توفیق ہے اور شر سے پناہ طلب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کے گناہوں اور بیماریوں سے اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ فرمائے۔ دعا میں دنیا کی بھلائی کے بعد اصل اور پائیدار بھلائی کا سوال ہے، یعنی قبر کے عذاب سے بچاؤ اور جہنم کے عذاب سے نجات کی درخواست کی گئی ہے۔

⑥ صبح کے وقت پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

”اے اللہ! صبح کے وقت مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہوا ہے، وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔“

وضاحت: (مَآ اَصْبَحَ بِيْ) یعنی مجھے صبح کے وقت جو نعمتیں حاصل ہوئیں۔ یا جو دنیاوی اور اخروی نعمتیں میرے مقدر میں ہو گئیں وہ سب تیری

ہی مہربانی سے ہیں۔ اللہ کی تعریف کرنا اس کی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے لیکن شکر کی اصل روح یہ ہے کہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو اس کی مرضی کے کاموں میں استعمال کیا جائے۔

جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت یہ دعا پڑھی تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔

⑦ شام کے وقت اس طرح پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ مَآ اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.

”اے اللہ! شام کے وقت مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہوا ہے، وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔“ (السنن الكبرى للنسائي، حديث: 9835)

وضاحت: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے بندے کو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ سکھلا دیا۔ جب اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا ممکن نہیں تو ان کا شکر انسان اپنے طور پر کیسے ادا کر سکتا تھا، اس پر باری تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا کہ اسے اپنے شکر کی ادائیگی کا طریقہ بھی خود ہی بتلا دیا۔

⑧ صبح ایک بار پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

''اے اللہ! تیری ہی حفاظت میں ہم نے صبح کی اور تیری ہی حفاظت میں شام کی اور تیرے ہی نام پر ہم زندہ ہوتے اور تیرے ہی نام پر ہم مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔'' (سنن أبي داود:5068)

وضاحت: ''بِكَ اَصْبَحْنَا'' یعنی اے ہمارے رب! ہم تیری توفیق سے، تیری نعمت کے ساتھ، تیرا ذکر کرتے ہوئے، تیری مدد طلب کرتے ہوئے صبح میں داخل ہوئے ہیں۔ ہمیں تو ہی نیند عطا کرتا ہے اور تو ہی نیند سے بیدار کرتا ہے۔

قارئین کرام! آپ جانتے ہیں کہ نیند دینا اللہ ہی کا کام ہے۔ اگر کسی شخص کو نیند نہ آنے کی بیماری لاحق ہو جائے اور اللہ نہ چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے نیند نہیں دے سکتی۔

''وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ'' ہر روز اللہ تعالیٰ بندے کو یہ بات صبح وشام یاد کرواتا ہے کہ اسے دنیا کی اس عارضی مدت کو گزارنے کے بعد پھر اپنے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

⑨ شام کو ایک بار پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

''اے اللہ! تیری ہی حفاظت میں ہم نے شام کی اور تیری ہی حفاظت میں صبح کی اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہوتے اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' (سلسلة الأحاديث الصحيحة:1/525، حديث:262)

⑩ صبح وشام ایک بار پڑھیے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ

''اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم! میں تیری ہی رحمت کے ذریعے سے مدد طلب کرتا ہوں، تو میرا ہر کام سنوار دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔''

(المستدرک للحاکم، حدیث:2000)

وضاحت: حدیث پاک میں آتا ہے کہ یہ دعا مشکلات اور مصیبتوں میں پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ آسانی کے راستے کھول دیتا ہے۔

⑪ صبح ایک بار پڑھیں:

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ.

''ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے سارے ملک نے صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بہتری مانگتا ہوں، اس کی فتح و نصرت، اس کا نور، اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور میں اس دن کے شر سے اور اس کے بعد والے دن کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

وضاحت: ''فَتْحَهُ'' یعنی حصول مقصد میں کامیابی ''نَصْرَهُ'' دشمن کے خلاف مدد ''نُوْرَهُ'' علم و عمل کی توفیق ''بَرَكَتَهُ'' رزق حلال طیب کی آسانی سے فراہمی ''هُدَاهُ'' راہ ہدایت پر ثابت قدمی اور خواہشات نفسانی پر کنٹرول عطا فرما۔ اور اس دن کے تمام شر و فساد اور آنے والے دنوں کے تمام شر و فساد سے محفوظ فرما۔ چونکہ نقصان پیدا کرنے والے عوامل کو دور کرنا فوائد کے حصول سے زیادہ اہم ہوتا ہے اس لیے شر سے پناہ طلب کی گئی۔

⑫ شام کو ایک بار پڑھیں:

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا.

''ہم نے شام کی اور اللہ رب العالمین کے سارے ملک نے شام کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں، اس کی فتح و نصرت، اس کا نور، اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور میں تجھ سے اس رات کے شر اور اس کے بعد والی رات کے شر سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔''

⑬ صبح کے وقت پڑھیں:

أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

"ہم نے فطرتِ اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو یک رخ (اور) فرماں بردار تھے، کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔" (مسند أحمد:3/406، وعمل اليوم والليلة لابن السني، حديث:34)

وضاحت: مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت اور شام کے وقت بھی یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ صبح کے وقت (اصبحنا) اور شام کے وقت (امسینا) پڑھنا چاہیے۔

⑭ صبح وشام تین بار پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

"اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! یقیناً میں کفر اور غربت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اے

اللہ! یقیناً میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔" (سنن أبي داود، حديث:5090)

⑮ صبح وشام تین بار پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

"اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، زمین کی ہو یا آسمانوں کی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔" (سنن الترمذي، حديث:3388)

❁ جو شخص یہ دعا صبح وشام تین مرتبہ پڑھے گا، اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔

وضاحت: سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابان کہتے ہیں کہ ان کے والد گرامی نے انھیں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث سنائی: جو شخص اس دعا کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لے گا اسے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ ابان بن عثمان کبار تابعین میں سے ہیں۔ یہ مدینہ طیبہ میں رہتے تھے اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ انھیں اپنی وفات سے ایک برس قبل بدن کے ایک حصے پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جب وہ حدیث بیان کر رہے تھے تو سننے والوں میں سے ایک شخص نے ان کے جسم کے متاثرہ حصے کو غور

سے دیکھنا شروع کر دیا۔ ابان کو اندازہ ہو گیا کہ وہ صاحب اس طرح ان کے بدن کو کیوں دیکھ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: میں ہر روز صبح وشام یہ دعا پڑھا کرتا تھا مگر جس دن مجھ پر بیماری کا حملہ ہوا مجھے اس دن دعا پڑھنی یاد ہی نہ رہی اور اسی روز اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا فیصلہ نافذ ہو گیا۔

⑯ شام کے وقت تین مرتبہ پڑھیں:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔'' (صحيح مسلم، حديث:2709)

وضاحت: ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بپتا سنائی کہ اسے گزشتہ شب کسی موذی جانور نے کاٹ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے تو وہ موذی جانور تمھیں کوئی تکلیف نہ پہنچاتا۔ (صحيح مسلم، حديث:2709)

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دوران سفر کسی جگہ پڑاؤ ڈالے یا کسی بھی جگہ اپنا بسیرا کرے اور یہ دعا پڑھ لے تو اسے جنوں، انسانوں یا جانوروں میں سے کوئی چیز بھی اس کی روانگی تک نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

(سنن الترمذي، حديث:3437)

جو شخص مندرجہ ذیل یہ دعا تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام کے وقت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ضرور خوش کرے گا۔

⑰ صبح وشام تین بار پڑھیں:

رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا.

''میں اللہ کے ساتھ (اس کے) رب ہونے پر راضی ہو گیا اور اسلام کے ساتھ (اس کے) دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے ساتھ (ان کے) نبی ہونے پر۔'' (سنن الترمذي، حديث:3389)

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے بعد دعائے مسنونہ اور شہادتین کے بعد اس دعا کو پڑھے، اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (سنن الترمذي، حديث:210)

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جو شخص اس دعا کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے، اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے راضی کرے گا۔ ''رَضِيتُ بِاللهِ'' یعنی میں اللہ کی رضا پر راضی ہوا، اللہ تعالیٰ کے احکام شریعت پر بھی راضی ہوا اور کائنات میں اللہ کی مخلوق پر اس کے جو فیصلے نافذ ہو رہے ہیں ان پر بھی میں راضی ہوں۔

⑱ صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

''میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات کی رضا کے برابر، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔'' (صحیح مسلم، حدیث:2726)

وضاحت: ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا بتلاتی ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ ان کے ہاں سے نماز فجر کے لیے نکلے اور مسجد تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ آپ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور پھر سورج کے کافی اونچا آجانے تک مسجد ہی میں رہتے اور ذکر واذکار اور عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ چاشت کے وقت واپس میرے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ میں نماز فجر کے بعد سے اپنے جائے نماز پر ہی بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

جویریہ! کیاتم ابھی تک مصلے پر بیٹھی ذکر وعبادت کررہی ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا:

میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار ایسے کلمات کہے ہیں کہ اگر انھیں تمھاری عبادت کے ساتھ وزن کیا جائے تو یہ کلمات اجروثواب میں بڑھ جائیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہی دعا پڑھ کرسنائی۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْۢبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

سید الاستغفار

⑲ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور اسی رات فوت ہوجائے تو وہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح (حالتِ یقین میں) جوشخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لے اور اسی دن فوت ہوجائے تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر ممکنہ حد تک قائم ہوں، میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا، میں تیری بارگاہ میں تیرے انعامات کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، تو مجھے معاف کر دے۔ امر واقعی یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔'' (صحیح البخاري، حدیث:6306)

وضاحت: اس دعا کو سید الاستغفار کہا جاتا ہے، اس لیے کہ اس میں توبہ کے تمام ممکنہ معانی شامل ہیں۔ ''وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ'' یعنی اے اللہ! میں تجھ سے کیے گئے اس وعدے پر قائم ہوں جو عالم ارواح میں تو نے مجھ سے لیا تھا۔ میں قیام حشر پر یقین رکھتا ہوں اور تیری ملاقات اور جزاء وسزا کے

وعدے پر میرا مکمل ایمان و اعتقاد ہے۔ اس میں اپنے قصور اور عجز کا اعتراف ہے، یعنی میں تیری عبادت کا حق تو ادا نہیں کرسکتا لیکن میں اپنی ہمت و استطاعت کے مطابق تجھے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار اور پھر اپنی کوتاہیوں کا اعتراف اور اس کے بعد گناہوں کی معافی کی درخواست ہے۔ اس طرح یہ دعا بہت جامع بن گئی ہے۔

⑳ صبح چار مرتبہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

''اے اللہ! یقینا میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ تجھے، تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں، تیرے (دیگر) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلا شبہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔''

وضاحت: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو صبح کے وقت پڑھ لے اس کے پورے دن میں ہونے

والے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے اور اگر شام کو پڑھ لے تو رات بھر میں ہونے والے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (سنن أبي داود، حديث:5078)

㉑ شام کے وقت چار مرتبہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَمْسَيْتُ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ.

”اے اللہ! یقیناً میں نے ایسی حالت میں شام کی کہ تجھے، تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں، تیرے (دیگر) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“

جو شخص یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔

(سنن أبي داود، حديث:5069و5078)

㉒ صبح و شام ایک بار پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔“

(سنن أبي داود، حديث:5074 وسنن ابن ماجه، حديث:3871)

وضاحت: یہ بڑی جامع دعا ہے جس میں انسان اپنے رب کی حفاظت طلب کرتا ہے۔ وہ اس سے امن وامان، اپنے عیوب کی پردہ داری، نیز اہل وعیال کے لیے سلامتی اور عافیت کا سوال کرتا ہے۔ اسے صبح وشام ضرور پڑھنا چاہیے۔

㉓ صبح وشام ایک بار پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ.

"اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ اپنے ہی

خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔"

(سنن أبي داود، حديث:5083، وجامع الترمذي، حديث:3392و3529)

وضاحت: ابوراشد حُبرانی کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے درخواست کی: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو احادیث سنی ہیں ان میں سے کچھ ہمیں بھی سنائیے۔ انھوں نے ایک صحیفہ نکالا اور کہا: لو! خود ہی پڑھ لو۔ میں نے اس میں دیکھا تو لکھا ہوا تھا: ایک مرتبہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی: یارسول اللہ! مجھے بتلائیے کہ میں صبح اور شام کے اوقات میں کون سی دعا پڑھا کروں تو آپ ﷺ نے یہ دعا ان کو سکھلائی اور فرمایا: اے ابوبکر جب آپ صبح کریں اور جب رات کو اپنے بستر پر لیٹ جائیں تو یہ دعا پڑھا کریں۔

㉕ صبح وشام سو مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

"میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ۔"

(صحيح مسلم، حديث:2692)

وضاحت: جو شخص یہ دعا سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی

شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ کہے تو وہ اس سے بہتر ہو سکتا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے یہ بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلام کون سا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلام وہی ہے جو اس نے اپنے خاص فرشتوں کے لیے پسند کیا ہے: (سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ) دن میں سو مرتبہ پڑھیں:
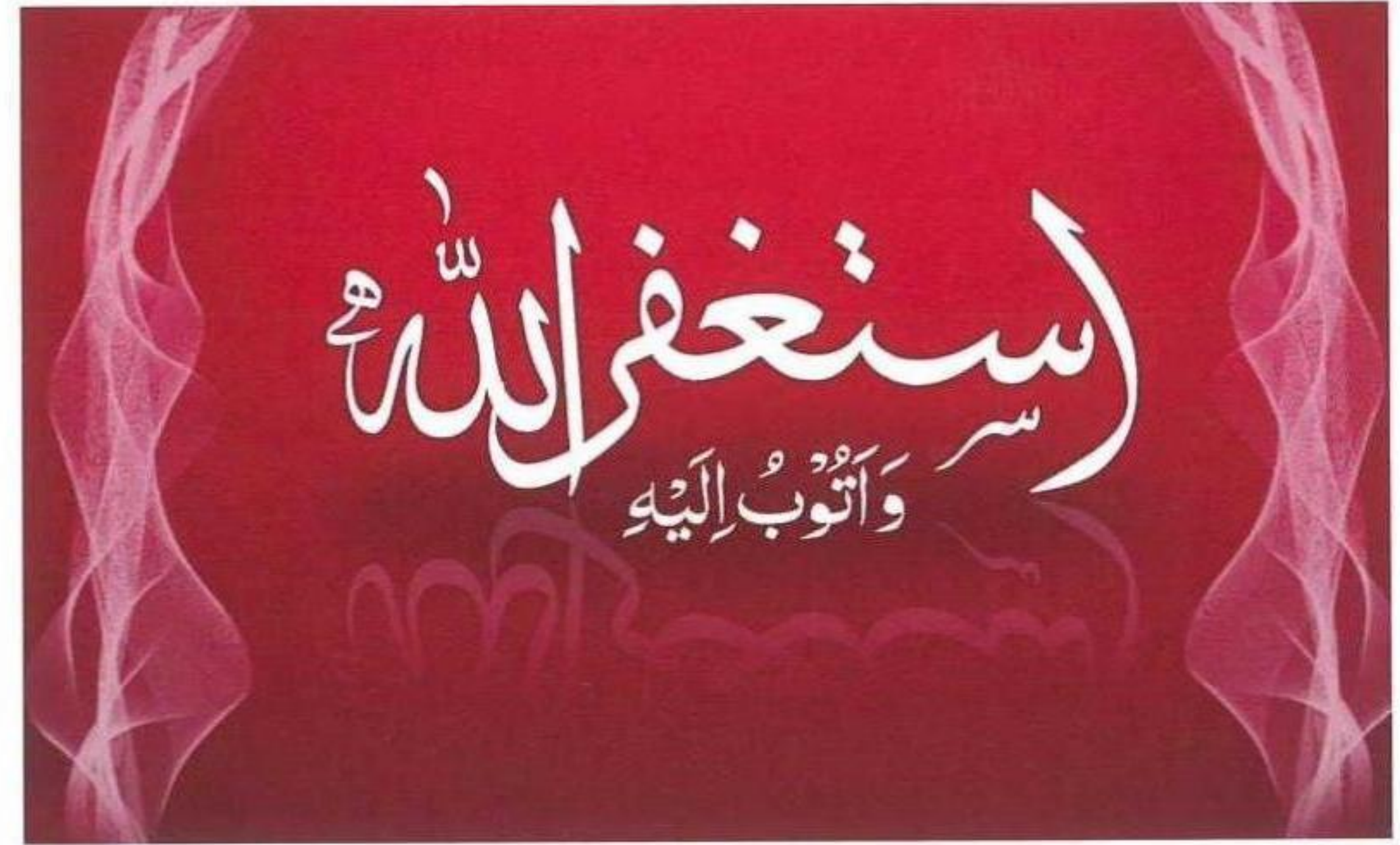
أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

"میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔" (صحيح البخاري، حديث:6307)

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اے لوگو! اللہ سے توبہ و استغفار کرو، اللہ کی قسم! میں ایک دن میں سو سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(سنن أبي داود، حديث: 1517) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ میں ایک مجلس میں وہاں سے اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ بھائیو! غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جن کے لیے رضائے الٰہی اور جنت یقینی ہے اور جن کی تمام خطاؤں کی پیشگی معافی کا اعلان قرآن کریم میں ہو چکا ہے وہ تو دن میں بلکہ ایک مجلس میں سو مرتبہ استغفار کریں لیکن ایک ہم ہیں کہ دن میں ایک بار بھی استغفار نہیں کرتے، کیا یہ ہمارے لیے لمحہ فکریہ نہیں؟

صبح و شام دس مرتبہ کوئی سا مسنون درود شریف پڑھیں۔ بہترین درود شریف وہی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور جو مندرجہ ذیل ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر، یقینا تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر، یقینا تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔'' (صحيح البخاري، حديث:3370)

بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ آپ پورا درود شریف جو اوپر لکھا ہوا ہے اسے پڑھیں۔ تاہم یہ مختصر درود بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ.

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر۔'' (سنن النسائي، حديث:1293، ومجمع الزوائد، حديث:17022)

وضاحت: اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص دل کے اخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کے دس درجات بلند فرمائے گا، اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا۔ (سنن النسائي:1297)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، روز قیامت میرے نزدیک ترین لوگ وہ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں۔''

(سنن البيهقي، حديث:6208)

قنوتِ وتر کی دعائیں

① اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَايَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ (وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ) تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.

"اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے کر ان میں (داخل کر) جنھیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر ان میں (شامل کر) جنھیں تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لیے ان چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں کے نقصان سے بچا جو تو نے کیے، اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ ذلیل نہیں ہوسکتا جس کا تو دوست بن جائے اور وہ معزز نہیں ہوسکتا جس سے تو دشمنی کرے، اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔"

(سنن أبي داود، حديث: 1425، و سنن الترمذي، حديث: 464، قوسین والے الفاظ بیہقی اور ابوداود کے ہیں۔)

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کے پیارے نواسے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی اور فرمایا: میرے پیارے بیٹے: "یہ دعا اپنی وتر نماز میں پڑھا کرو۔" چنانچہ وہ اس دعا کو قنوت وتر میں پڑھا کرتے تھے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ دعا مستحب ہے۔ اگر کبھی کوئی شخص اسے پڑھنا بھول جائے تو بھی اس کے وتر کی ادائیگی ہو جائے گی، نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔

② اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَآ أُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَآ أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

"اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے اور تیری معافی کے ذریعے سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے، میں تیری تعریف نہیں کرسکتا، تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی۔"

وضاحت: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کو ان کے بستر پر ٹٹولا تو انھیں غیر موجود پایا۔ انھیں تلاش کرتے کرتے میرے ہاتھ آپ کے قدموں کی ہتھیلیوں سے جا لگے۔ آپ ﷺ سجدے کی حالت میں نہایت خشوع وخضوع سے یہی دعا پڑھ رہے تھے۔ (سنن أبي داود، حديث:879)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی نماز کے آخری وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "لَآ أُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ" یعنی اے اللہ! میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کو شمار کرکے تیری حمد وثنا نہیں کرسکتا اگرچہ میں اس کے لیے

کتنی بھی کوشش کرلوں۔

③ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ فَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَخْشٰى عَذَابَكَ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ.

’’اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں۔ ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور جو تیری نافرمانی کرے اس سے لاتعلق ہوتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں۔ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، تیری طرف ہی کوشش اور جلدی کرتے ہیں۔ تیرے عذاب سے ڈرتے اور ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ یقیناً تیرا عذاب کافروں کو چمٹنے والا ہے۔‘‘

(مصنف عبدالرزاق: 112/3 حديث: 4970)

نمازِ وتر کے بعد کی دعا

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

’’پاک ہے بادشاہ، بہت پاکیزہ۔‘‘ (سنن أبي داود، حديث: 1430)

وضاحت: نبی کریم ﷺ جب نماز وتر سے سلام پھیرتے تو یہی کلمات کہتے: ’’سُبْحَانَ‘‘ یعنی ایسی ذات جو ہر ایسے وصف سے پاک ہے جس میں کمال مطلق نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ومنزہ ہے۔ ’’اَلْقُدُّوْسِ‘‘ فُعُّول کا صیغہ بہت مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی وہ ہر کمزوری سے بہت زیادہ پاک ہے۔

یہ کلمات تین دفعہ پڑھے۔ تیسری دفعہ بآوازِ بلند کہے، آواز کو لمبا بھی کرے اور اس کے ساتھ یہ بھی پڑھے:

رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ.

’’فرشتوں اور روح (جبریل امین) کا رب۔‘‘

(سنن الدار قطني، حديث: 1644، وزاد المعاد: 337/1)

وضاحت: اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے: (الروح) سے مراد جبریل امین ہیں۔ بعض علماء کے ہاں اس سے مراد ایک مخلوق ہے جسے فرشتے بھی نہیں دیکھ سکتے جس طرح ہم فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی عظیم مخلوقات کا خالق ورب ہے تو وہ خود کتنا عظیم ہوگا۔

مشکلات کے حل کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا.

”اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہے مگر وہی جسے تو آسان کر دے اور تو کسی بھی مشکل کام کو جب چاہے، آسان کر دیتا ہے۔“

(ابن السني في عمل اليوم والليلة: 351، موارد الظمآن: 8/72، السلسلة الصحيحة: 2886)

وضاحت: عربی لغت میں ”حزن“ کہتے ہیں زمین کے سخت اور غیر ہموار حصوں کو اور ”سہل“ کہتے ہیں ایسے زمینی ٹکڑوں کو جو ہموار اور نرم ہوں۔ یہاں حَزَن سے مراد مشکلات اور سَھْل سے مراد آسانیاں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! تمام مشکلات تیرے لیے آسان ہیں اور کسی بھی مشکل کو آسانی میں بدلنا تیرے اختیار میں ہے، اس لیے تو مجھے دنیا و آخرت کی تمام مشکلات سے بچا کر آسانی اور سہولت میسر فرما۔

بے قراری اور اضطراب کے وقت کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، (وہ) بہت عظمت والا، بڑا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (جو) عرشِ عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (جو) آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرشِ کریم کا رب ہے۔“

(صحيح البخاري، حديث: 6346)

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو یہی دعا کرتے اور اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانی دور فرما دیتا۔

حاکم کے ظلم سے خوف کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَّ اَحْزَابِهٖ مِنْ خَلَآئِقِكَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ یَطْغٰی، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

’’اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کے رب! تو میرے لیے فلاں بن فلاں (یا فلاں ادارے)❁ سے اور اس کے گروہوں سے جو بھی تیری مخلوق میں سے ہیں، پناہ دینے والا بن جا، اس بات سے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص بھی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے۔ تیری پناہ مضبوط ہے، تیری تعریف عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔‘‘

(شرح صحیح الأدب المفرد للألباني، حدیث:545)

❁ (یہاں پر اس حاکم، ادارے یا شخص کا نام لیں جو آپ پر ظلم کررہا ہے۔)

وضاحت: یہ دعا سنن ترمذی اور دیگر کتب حدیث میں دوسرے الفاظ سے بھی مروی ہے۔ مگر یہ الفاظ صحیح ترین ہیں۔ جب کوئی شخص کسی ظالم حکمران کے ناجائز مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کرے تو پھر حکمران کی طرف سے جو دباؤ آتا ہے اس کے ازالے کے لیے یہ دعا بہت فائدہ مند ہے۔

لوگوں کے شر سے ڈرے تو یہ دعا مانگے

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ

’’اے اللہ! تو مجھے ان سے کافی ہو جا، جس طرح تو چاہے۔‘‘

(صحیح مسلم، حدیث:3005)

وضاحت: دعا کے یہ الفاظ اس مشہور قصے سے لیے گئے ہیں جو کتب تفسیر و حدیث میں موجود ہے۔ ایک ظالم بادشاہ جو خود کو رب کہلواتا تھا۔ اس کے پاس ایک شاہی جادوگر تھا۔ جب وہ بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا: آپ مجھے کوئی سمجھدار اور ذہین لڑکا دیں تو میں اپنا سارا کالا علم اس کو سکھا دیتا ہوں۔ جو لڑکا اس کی شاگردی کے لیے پسند کیا گیا وہ جادوگر کے پاس آنے جانے لگا۔ راستے میں ایک راہب کا گرجا پڑتا تھا۔ لڑکے نے اس کے پاس بھی جانا شروع کر دیا۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے اس لیے اس وقت کا سچا دین وہی تھا جو عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے۔ آہستہ آہستہ اس نے راہب

سے تمام علوم سیکھ لیے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ ایک بہت بڑا جانور لوگوں کا راستہ روک کر کھڑا تھا۔ اس نے سوچا: آج میں دیکھوں گا کہ راہب سچا ہے یا جادوگر، چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور بسم اللہ پڑھ کر اس جانور کو مار دیا۔ پتھر لگتے ہی جانور مر گیا۔ آہستہ آہستہ اس لڑکے نے اللہ کا نام لے کر مادرزاد اندھوں، کوڑھیوں اور تمام مریضوں کا علاج کرنا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ بادشاہ کا ایک ساتھی اندھا ہوگیا۔ وہ بہت سے تحائف لے کر لڑکے کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: تم مجھے ٹھیک کر دو تو یہ سب تحائف تمھارے ہیں۔ اس نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا یہ تو اللہ کا کام ہے۔ چنانچہ لڑکے نے اللہ کا نام لے کر اس کا علاج کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا اور مسلمان بھی ہوگیا۔ بادشاہ تک خبر پہنچی تو اس نے اپنے فوجیوں سے کہا: اس لڑکے کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے وہاں سے گرا کر مار دو۔ جب اسے گرانے لگے تو لڑکے نے یہی دعا پڑھی:

"اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ"

اللہ تو میرے لیے ان کے مقابلے میں کافی ہو جا۔ چنانچہ پہاڑ میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ سب سپاہی گر کر ہلاک ہو گئے۔ لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ اسی طرح دیگر مختلف طریقوں سے بھی اسے مارنے کی کوشش ہوئی مگر وہ ہر بار یہی دعا پڑھتا اور بچ جاتا۔ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ یہ ہر ظالم بادشاہ کے مقابلے میں فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

غم اور پریشانی دور کرنے والی دعائیں

① اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي

"اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا ہوں، تیرا حکم مجھ میں جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں، جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ

سکھایا ہے، یا علم الغیب میں اس کے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے فکر کو لے جانے والا بنا دے۔

(مسند أحمد: 391/1، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے، السلسلة الصحیحة، حدیث: 199)

② ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کسی بھی بندے کو اگر کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور فرما دیتا ہے اور اس کو اس سے بہتر چیز عطا فرما دیتا ہے:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي
وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا

''یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور بلا شبہ ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا فرما۔''

(صحیح مسلم، حدیث: 918)

نمازِ جنازہ

نماز جنازہ میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا اور کھڑے کھڑے پڑھی جاتی ہے، اس کی چار تکبیرات ہیں۔ پہلی تکبیر (اَللّٰهُ أَكْبَرُ) کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی ایک سورت یا چند آیات پڑھی جاتی ہیں۔

دوسری تکبیر کے بعد درودِ ابراہیمی جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں، وہ پڑھا جاتا ہے۔

تیسری تکبیر کے بعد میت کی مغفرت کے لیے وہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں جو نبی ﷺ سے منقول ہیں۔ ان میں سے بعض نیچے درج کی جا رہی ہیں۔ آپ ان میں کوئی ایک دعا پڑھ لیں یا ساری پڑھ لیں یا جتنی بھی پڑھ سکتے ہوں پڑھ لیں۔

چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جاتا ہے۔

نمازِ جنازہ کی دعائیں

① اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مردوں اور عورتوں کو معاف فرما دے۔ یا الٰہی! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو فوت کرے، اسے ایمان پر فوت کر، اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کرنا یعنی اس کی موت سے ہم پر جو مصیبت آئی ہے اسے ہمارے لیے اجر وثواب کا ذریعہ بنا دینا اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔'' (سنن ابن ماجہ، حدیث:1498)

وضاحت: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک بیٹا تھا جو ''قُدید'' میں رہتا تھا۔ جب وہ وفات پا گیا اور لوگ اس کے جنازے میں شرکت کے لیے جمع ہوئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کُریب سے فرمایا: کریب! ذرا دیکھو کتنے لوگ اس کے جنازے میں شرکت کے لیے جمع ہوئے ہیں؟ کریب نے اندازہ کیا کہ یہ کم از کم چالیس لوگ تو ہوں گے۔ ابن عباس فرمانے لگے: اب میت کو نماز جنازہ کے لیے گھر سے نکال لو، اس لیے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب کوئی مسلمان وفات پا جاتا ہے اور اس پر چالیس ایسے آدمی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔'' (صحیح مسلم، حدیث:948)

② اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.

"اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت دے، اس سے درگزر فرما، اس کی مہمان نوازی اچھی کر، اس کی قبر فراخ کر دے، اسے دھو دے (اس کے گناہ) پانی، برف اور اولوں کے ساتھ، اسے گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے، اسے بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے زیادہ اچھا ہو اور گھر والے جو اس کے گھر والوں سے زیادہ اچھے ہوں اور بیوی جو اس کی بیوی سے زیادہ اچھی ہو، اسے جنت میں داخل فرما، اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا۔" (صحیح مسلم، حدیث:963)

وضاحت: نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "جو شخص کسی مسلمان بھائی کی نماز جنازہ میں شرکت کرتا ہے اس کے لیے ایک قیراط کے برابر ثواب ہے۔ اور جو شخص اس طرح شرکت کرتا ہے کہ میت کے دفن ہونے تک قبرستان میں موجود رہتا ہے اس کے لیے دو قیراط کے برابر ثواب ہے۔" عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ فرمائیے کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔" (صحیح مسلم، حدیث:945)

③ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ

عَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

"اے اللہ! بلاشبہ فلاں بن فلاں (میت کا نام لیں) تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، پس تو اسے فتنۂ قبر اور آگ کے عذاب سے بچا اور تو وفا اور حق والا ہے، پس تو اسے معاف فرما اور اس پر رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ معاف کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، حدیث:1499)

وضاحت: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے کہا: یہ مرنے والا اچھا آدمی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر واجب ہوگئی۔ اس پر واجب ہو گئی۔ اس پر واجب ہوگئی۔" پھر کچھ دیر کے بعد ایک اور جنازہ گزرا تو لوگوں نے کہا: مرنے والا برا آدمی تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر واجب ہوگئی۔ اس پر واجب ہوگئی۔ اس پر واجب ہوگئی۔" سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ پہلے جنازے کی جب تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی اور جب دوسرے جنازے کے بارے میں منفی رائے آئی تو اس پر بھی آپ نے وہی الفاظ ارشاد فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس کی تعریف کی گئی

اس پر جنت واجب ہوگئی اور جس کی برائی بیان کی گئی اس پر جہنم واجب ہو گئی۔"

(صحیح البخاري، حدیث:1367)

④ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ ، اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ

"اے اللہ! تیرا (یہ) بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہو گیا ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار تھا تو اس سے درگزر فرما۔"

(المستدرک للحاکم، حدیث:1328، وأحکام الجنائز للألباني، ص:159)

وضاحت: مندرجہ بالا دعاؤں کے علاوہ بھی حدیث میں کئی ایک دعائیں موجود ہیں۔ وہ بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح ان دعاؤں میں سے کوئی ایک بھی دعا پڑھ لی جائے تو جائز ہے۔ تاہم جتنی زیادہ دعائیں مانگی جائیں اتنی ہی افضل اور بہتر ہیں۔

بچے کی نماز جنازہ اور دعائیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ (سنن ابن ماجه: 1507) وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ (سنن أبي داود: 3180)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ بچے کی نماز جنازہ کے فتوی میں فرماتے ہیں:

بچے کی نماز جنازہ میں بھی وہ سب دعائیں پڑھی جائیں گی جو بڑے کی نماز جنازہ میں پڑھی جاتی ہیں البتہ بچے کے والدین کے لیے اس دعا کا اضافہ کیا جائے گا۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ ذُخْرًا لِوَالِدَيْهِ وَفَرَطًا وَشَفِيعًا مُجَابًا، اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ بِهِ أُجُورَهُمَا، وَثَقِّلْ بِهِ مَوَازِينَهُمَا، وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِينَ، وَاجْعَلْهُ فِي كَفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيمِ

”اے اللہ اسے اس کے والدین کے لیے آخرت کا اجر وثواب بنا، ان سے پہلے جنت میں جانے والا اور ان کے لیے ایسا سفارش کرنے والا بنا، جس کی سفارش والدین کے حق میں قبول ہو جائے۔ اے اللہ اس بچے کی وفات کو اس کے والدین کے لیے بہت بڑے اجر وثواب کا ذریعہ بنا، اس کے ذریعے ان کے نیک اعمال کے پلڑوں کو بھاری کردے، اسے مؤمنین کے فوت شدہ نیک لوگوں سے ملا دے، اور اسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے زیر نگرانی بچوں میں شامل فرما اور اسے اپنی رحمت کے ساتھ جہنم کے عذاب سے بچالے“۔ (المغني لابن قدامة:3/416، الدروس المهمة:15)

وضاحت: ایسا بچہ جس نے کوئی گناہ نہیں کیا اور اس کی وفات ہوگئی تو نبی کریم ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھتے تھے۔ یہ بچہ تو معصوم ہے مگر اس پر جنازہ پڑھنے والوں کے لیے اجر وثواب ہے۔

تعزیت کرنا مستحب ہے

کسی کی وفات پر اس کے عزیز واقارب کو تسلی دینا، یعنی صبر کی تلقین کرنا، میت کے افراد خانہ کو تسلی دینا اور ایسی باتیں کہنا جن کے ذریعے سے ان کی مصیبت میں کمی کا احساس ہوجائے اور شدت غم میں کمی واقع ہوجائے، تعزیت کہلاتا ہے۔

تعزیت کی دعائیں

آئیے ہم پڑھتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ کا اس بارے میں کیا طرز عمل تھا، اس لیے کہ نبی ﷺ کا طرزِ عمل سب سے بہتر اور اسے اختیار کرنا ہمارے لیے بہت باعثِ خیر وبرکت ہے۔

نبی ﷺ کا نواسا عبد اللہ بن عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) حالت نزع میں ہے، سیدہ رقیہ (رضی اللہ عنہا) بیٹی نے آپ ﷺ کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا، آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کو ان الفاظ کے ساتھ تسلی دی:

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى.

”یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا۔ اور اس کے نزدیک ہر چیز وقتِ مقررہ کے ساتھ ہے۔“

(صحيح البخاري، حديث:7377)

اور پھر آپ ﷺ نے صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ اور جب ان کے گھر تشریف لائے، بیٹی اور نواسے کی حالت دیکھی تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

قارئین کرام ایک اور واقعہ پڑھتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ ان حالات میں آپ ﷺ کا اسوہ کیا تھا، آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی ابو سلمہ کی وفات پر ان کے اہلِ خانہ سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ

”اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، (آخرت میں) ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کا درجہ بلند فرما، اس کے پسماندگان کا والی بن جا۔ اے رب العلمین! ہماری اور اس کی مغفرت فرما اور اس کی قبر کشادہ کر کے نور سے بھر دے۔“ (صحيح مسلم، حديث:920)

جعفر طیار رضی اللہ عنہ غزوۂ مؤتہ میں شہید ہوئے ہیں، یہ اللہ کے رسول ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے ان کے بچوں کو طلب فرمایا ان کو سینے سے لگایا۔ محبت اور پیار کیا اور پھر آپ ﷺ نے تعزیت کرتے ہوئے یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ

”اے اللہ! جعفر کے اہل خانہ کا تو خود والی بن جا، اور (اس کے بیٹے) عبد اللہ کی تجارت میں برکت عطا فرما۔“

(مسند أحمد: 204/1)

قارئین کرام ذرا غور کریں ایک طرف اللہ کے رسول ان سے تعزیت کررہے ہیں، دوسرے طرف اپنے چچازاد کے لیے دعا فرمارہے ہیں، اور آپ ﷺ کی دعا کا نتیجہ تھا کہ عبد اللہ بن جعفر طیار بہت بڑے تاجر بنے ہیں، جو بھی کاروبار کرتے وہ کامیاب ہوتا۔

غمزدہ شخص سے ان الفاظ کے ساتھ بھی تعزیت کی جاسکتی ہے:

أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ.

”اللہ تجھے اجر عظیم دے، تجھے اپنی اس مصیبت میں بھلائی عطا کردے، اور میت کی مغفرت کردے۔“ (الأذكار للنووي، ص:190)

عربوں کے ہاں تعزیت کا یہی طریقہ ہے۔ وہ میت والے کے گھر جاتے ہیں ان سے ہاتھ ملاتے ہیں، معانقہ کرتے ہیں، مندرجہ بالا دعائیہ کلمات کہتے ہیں دو چار منٹ بیٹھتے ہیں، اور واپس آجاتے ہیں، مگر اس کے برعکس ہمارے معاشرے میں لوگوں نے تعزیت کا مطلب یہ سمجھ لیا ہے کہ تین دن تک ایک جگہ دریاں بچھا کر بیٹھا جائے، حقہ سگریٹ اور چائے کا دور چلتا رہے ، جو آئے، دعائے خیر کہہ کر سارے لوگ ہاتھ اٹھائیں اور دعا مانگیں، توجہ ہو یا نہ ہو اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ تمام لوگ گفتگو کر رہے ہوتے ہیں، اچانک کوئی شخص باہر سے آتا ہے، وہ آواز لگاتا ہے: فاتحہ پڑھو، اب لوگ ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ اور کنکھیوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس مجلس کا اہم آدمی کب دعا ختم کرتا ہے، جیسے ہی اس نے دعا ختم کی تمام حاضرین مجلس نے بھی دعا ختم کر دی۔

قارئین کرام! اللہ کے رسول ﷺ کے دورِ اقدس میں اس قسم کی کوئی مثال ہمیں حدیث یا سیرت سے نہیں ملتی۔ ہم نے بلاشبہ فوت ہونے والے کے لیے دعا کرنی ہے۔ اس کی مغفرت، اعلیٰ درجات کی بلندی اور قبر کی کشادگی کی دعا کرنی ہے، وہ ہم ضرور کریں گے مگر اس طرح کریں گے جس طرح اللہ کے رسول ﷺ نے تعزیت فرمائی۔

محترم قارئین! نبی ﷺ کا طریقۂ تعزیت یہ ہرگز نہیں تھا۔ ہمارے معاشرے نے کم علمی کی وجہ سے تعزیت کے لیے گھروں میں جمع ہو کر بیٹھنے،

کھانے کے انتظامات کرنے اور فخر و مباہات کے طور پر اموال خرچ کرنے کا وطیرہ بنا لیا ہے، اسے ترک کرنا اور اس سے دور رہنا ضروری ہے، اس لیے کہ سلف صالحین رحمہم اللہ گھروں میں جمع نہیں ہوتے تھے، نبی ﷺ اور آپ کے پیارے صحابۂ کرام کا طریقہ ہرگز یہ نہیں تھا۔

ہاں البتہ کوئی مہمان دور دراز سے آیا ہے تو اسے پانی پلانے، کھانا کھلانے یا اس کی خدمت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قرض سے نجات کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

''اے اللہ! تو مجھے اپنی حلال (کردہ چیزوں) کے ساتھ اپنی حرام (کردہ چیزوں) سے کافی ہوجا اور مجھے اپنے فضل سے، اپنے سوا ہر کسی سے بے نیاز کردے۔'' (سنن الترمذي، حديث:3563)

وضاحت: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا۔ آپ کے پاس ایک ایسا شخص آیا جو غلام تھا مگر اس نے اپنے مالک کے ساتھ مکاتبت کر لی تھی۔ یعنی ایک معین رقم کے بالمقابل آزادی کا وعدہ لے رکھا تھا۔ جب اسے رقم کے حصول میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا تو سیدنا علی کے پاس آیا اور عرض کی: امیر المؤمنین! میں تو عاجز آچکا ہوں میری مدد فرمایئے۔ انھوں نے فرمایا: میں تمھیں ایک ایسی دعا نہ بتلاؤں جو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی تھی اور ساتھ یہ فرمایا تھا: اے علی! اگر تم پر جبل صیر (بنوطے کے علاقے میں واقع ایک پہاڑ) کے برابر دیناروں کا قرضہ ہو تو بھی اللہ اس دعا کی برکت سے تیرا یہ قرض اتار دے گا۔ پھر آپ نے یہی دعا انھیں سکھلائی۔ (مسند أحمد:153/1)

سجدۂ تلاوت کی دعا

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

''میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا، جس نے اسے پیدا فرمایا اور اس نے اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے سے اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین خالق ہے۔''

(سنن الترمذي، حديث: 3425، والمستدرک للحاكم:802)

وضاحت: تلاوت قرآن کریم کرتے ہوئے اگر کوئی شخص آیت سجدہ پر پہنچے تو وہ بھی اور سننے والا بھی اسی وقت قبلہ رو ہو کر سجدہ کرے اور اس میں مذکورہ دعا پڑھے۔ سجدہ تلاوت نفل نماز کی طرح ہے یعنی اس میں باوضو ہونا، قبلہ رخ ہونا، اللہ اکبر کہنا، اور سلام پھیرنا سب شامل ہے۔ مگر یاد رہے کہ سجدہ تلاوت فرض نہیں ہے۔ اگر کوئی نہ کر سکے تو اس پر گناہ نہیں، اور اگر تلاوت کے وقت نہ ہو سکے تو بعد میں اس کی قضا بھی ضروری نہیں۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے پاس سورۃ النجم کی تلاوت کی تو نبی کریم ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔''

(صحيح البخاري، حديث:1073، و صحيح مسلم، حديث:577)

اور ایک روایت میں ہے: ''ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ نہ کیا۔''

(سنن الدارقطني، حديث:1527)

اچھا یا برا خواب آئے تو کیا کرے؟

''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جو شخص اچھا خواب دیکھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور اپنے محبوب لوگوں کے سوا کسی کو نہ بتائے۔''

(صحيح البخاري، حديث:6985)

❁ برا خواب آئے تو تین دفعہ اپنی بائیں طرف علامتی طور پر ہلکا سا تھوکے۔ شیطان اور اپنے اس خواب کی برائی سے تین دفعہ اللہ کی پناہ مانگے۔ یہ خواب کسی کو نہ سنائے۔ جس پہلو لیٹا ہو، اسے بدل دے۔ اگر چاہے تو اٹھ کر نماز پڑھ لے۔

(صحيح مسلم، حديث:2261، 2262، 2263)

گناہ کر بیٹھے تو کیا کہے اور کیا کرے؟

آدمی سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔

(سنن أبي داود، حديث:1521)

❁ لیکن شرط یہ ہے کہ توبہ خالص ہو۔ اور خالص توبہ یہ ہے: جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے، پہلے اسے ترک کرے۔ اس پر سخت ندامت کا اظہار کرے۔ آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔ اگر اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہے تو اس کی تلافی بھی کرے۔

شیطان کب بھاگتا ہے

① جب شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔(سنن أبي داود، حديث:775)

② جب اذان ہو۔(صحيح البخاري، حديث:608)

③ مسنون اذکار کرنے سے۔(البخاري تعليقا)

④ قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے۔(سورة الأعراف:200)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بلاشبہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔'' (صحيح مسلم، حديث:780)

تدبیر الٹ جانے پر بے بس ہو جانے والے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں طاقتور مؤمن کمزور مؤمن سے بہتر اور زیادہ محبوب ہے، جبکہ دونوں میں اچھائی موجود ہے۔ جو چیز تمھیں فائدہ پہنچا سکتی ہے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو، بے بس ہو کر نہ بیٹھو۔ اگر تمھیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو: ''کاش! میں اس طرح کر لیتا تو اس طرح ہو جاتا۔'' بلکہ کہو:

قَدَرُ اللهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ.

''یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے، اس نے جو چاہا کیا۔''

کیونکہ ''کاش'' کا لفظ شیطان کو دخل اندازی کا موقع دیتا ہے۔''

(صحيح مسلم، حديث:2664)

بیمار پرسی کے وقت کی دعائیں

① لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَآءَ اللهُ

''کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔'' (صحيح البخاري، حديث:5656)

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان کسی ایسے مریض کی بیمار پرسی کرے جس کی موت کا وقت نہ آ پہنچا ہو اور سات دفعہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرماتا ہے:

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ.

''میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرشِ عظیم کا رب ہے کہ وہ تمھیں شفا عطا فرمائے۔''

(سنن الترمذي، حديث:2083)

وضاحت: مریض کے پاس بیٹھ کر ادھر ادھر کی فضول باتیں کرنے کی بجائے دعا کرنی چاہیے اور ایسی بات کہنی چاہیے جس سے مریض کو فائدہ ہو اور اطمینان حاصل ہو۔ یا پھر مسنون الفاظ سے دم کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کے پاس جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس کے جسم پر پھیرتے اور یہ کلمات کہتے: أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ''اے سب لوگوں کے پروردگار! اس بیماری کو دور فرما دے اور (اس مریض کو) شفا عطا فرما کیونکہ تیرے سوا کسی کے پاس شفا ہے ہی نہیں۔ ایسی شفا جو بیماری کا خاتمہ کر دے۔''

(صحيح البخاري، حديث:5743، و صحيح مسلم، حديث:2191)

جسم کے کسی حصے میں درد ہو تو اس کو دور کرنے کے لیے دعا

سیدنا عثمان بن ابو العاص ثقفی کہتے ہیں: میں جس دن سے مسلمان ہوا تھا اسی دن سے میرے جسم کے ایک حصے میں درد ہوتا تھا۔ میں نے اس کی شکایت اللہ کے رسول ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جسم میں جس جگہ درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین بار بِسْمِ اللهِ کہو پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھو:

أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

''میں اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس تکلیف سے جو مجھے لاحق ہے اور ہر اس تکلیف سے جس سے میں بہت ڈرتا اور محتاط رہتا ہوں۔'' (صحيح مسلم، حديث:2202)

تمام بیماریوں کا آسان علاج

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

دَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ (صحيح الجامع الصغير:3358)

"اپنے مریضوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کیا کرو"۔

ہم میں سے کون شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ یا اس کے گھر میں یا اس کے قریبی عزیزوں میں کوئی شخص بیمار نہیں ہے۔

اگر ہم اس نیت سے اپنے عزیزوں، غرباء اور فقراء کو صدقہ ارسال کرتے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ ان شاء اللہ ہمیں اس عمل کی بدولت شفا مل جائے۔

کسی مرض میں مبتلا شخص کو دیکھنے پر دعا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص کسی بیماری میں مبتلا شخص کو دیکھے اور یہ دعا پڑھ لے تو وہ اس بیماری میں مبتلا ہونے سے بچ جائے گا، چاہے کوئی بھی بیماری ہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے عافیت بخشی جس میں تمھیں مبتلا کیا اور مجھے اپنی مخلوق کے بے شمار لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔" (جامع الترمذي، حديث:2343)

بہتر ہے کہ یہ دعا آہستہ آواز میں پڑھے تاکہ اسے سن کر مریض کی دل شکنی نہ ہو۔

زیارتِ قبور کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ.

"ان گھروں (قبروں) کے مؤمن اور مسلمان مکینو! تم پر سلام ہو اور بلاشبہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔" (صحيح مسلم، حديث:974، 975)

وضاحت: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد کے قبرستان میں تشریف لے گئے اور دیر تک وہاں دفن شدہ لوگوں کے لیے دعا

کرتے رہے۔ میرے پوچھنے پر آپ ﷺ نے بتلایا: ''میں مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے گیا تھا جو بقیع میں مدفون ہیں۔ جبریل علیہ السلام مجھے اس مقصد کے لیے بلانے آئے تھے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! جب میں قبرستان جاؤں تو کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے یہی دعا مجھے سکھلائی۔ (صحیح مسلم: ایضًا)

- قبروں کی زیارت مشروع ہے۔ اور اس سے مقصد میت کے لیے دعا کرنا، اپنے لیے نصیحت وعبرت حاصل کرنا اور آخرت کی یاددہانی ہونا چاہیے۔
- قبر پر جا کر کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو اللہ کو ناراض کرنے والی ہو، مثلاً: قبر والے سے دعا مانگنا یا مدد طلب کرنا، یا کسی میت کے بارے میں حتمی طور پر یہ کہنا کہ وہ جنتی یا جہنمی ہے۔
- خواتین بھی بعض شرائط کے ساتھ قبروں کی زیارت کر سکتی ہیں، اگر وہ بین اور چیخ وپکار نہ کریں۔ لیکن ان کے لیے بار بار کثرت سے جانا جائز نہیں۔
  زیارت قبور کے موقع پر تلاوت قرآن کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
  البتہ صاحب قبر کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔ لیکن دعا کرتے وقت قبر کی طرف رخ نہ کریں بلکہ قبلہ کی جانب رخ کریں۔
  افضل یہ ہے کہ مسلمانوں کی قبروں کے درمیان جوتے پہن کر نہ چلیں۔
- پختہ قبریں بنانا، ان پر تختی لگانا، اس پر پھول رکھنا، خوشبو چھڑکنا، چراغ جلانا، اجتماع کرنا یا قبر پر پختہ عمارت بنانا سب ناجائز کام ہیں۔

قرآن اور نماز میں وسوسے سے بچاؤ کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''

(صحیح مسلم، حدیث:2203)

پڑھ کر بائیں طرف تین مرتبہ علامتی طور پر ہلکا سا تھوک دیں۔ (عثمان ابن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ سے دور کر دیا)۔

وضاحت: سورۃ الأعراف کی آیت نمبر:200 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط﴾

''اگر شیطان کبھی تمھیں اکسائے تو فوراً اللہ کی پناہ طلب کر لیا کرو۔''

شیطان کے حملے سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کی جائے تو شیطان کے حربوں سے بچاؤ ممکن ہے۔

بارش دیکھ کر کیا کہا جائے؟

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا.

''اے اللہ! (اس) بارش کو فائدہ مند بنا۔''

(صحيح البخاري، حديث:1032)

وضاحت: رسول اللہ ﷺ جب آسمان سے بارش نازل ہوتے ہوئے دیکھتے تو یہی کلمات کہتے۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! اس بارش سے کوئی نقصان نہ ہو۔ مکانات نہ گریں، فصلوں کو نقصان نہ ہو، راستے خراب نہ ہوں اور سیلاب کی شکل اختیار نہ کرے بلکہ رحمت والی بارش ہو جس سے خلق خدا کو فوائد حاصل ہوں۔

جب بارش ہو رہی ہو تو یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ لہٰذا اس وقت دعا مانگنی چاہیے۔ (سنن أبي داود، حديث:2540)

چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

''اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو اسے برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما۔ (اے چاند!) میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔'' (سلسلة الأحاديث الصحيحة:1816)

وضاحت: نبی کریم ﷺ جب نیا طلوع ہونے والا چاند دیکھتے تو یہی دعا پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''چاند دیکھ کر روزے شروع کیا کرو اور چاند دیکھ کر ہی عید کیا کرو۔ تاہم اگر مطلع صاف نہ ہو تو پھر تیس دن کی گنتی پوری کیا کرو۔'' (صحيح البخاري، حديث:1906، وصحيح مسلم، حديث:1080)

روزہ رکھتے وقت کی دعا

روزہ رکھنے کی کوئی دعا صحیح سند کے ساتھ کتب حدیث میں مذکور

نہیں۔عام طور پر جو دعا لوگوں میں مشہور ہے : (وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) اس کی کتب سنت میں کوئی اصل نہیں۔روزے کی دل میں نیت کرلینا کافی ہے اور اگر رمضان المبارک کے شروع میں سارے مہینے کے روزوں کی نیت ایک ہی بار کرلی جائے تو کافی ہے۔

افطار کرتے وقت کی دعا

نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ

''پیاس چلی گئی، رگیں تر ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو (اس روزے کا) اجروثواب بھی متعین ہوگیا'' (حسن، سنن أبي داود: 2357)

دودھ پینے سے پہلے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اور زیادہ دودھ عطا فرما۔'' (سنن الترمذي، حديث:3455)

وضاحت: دعا میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ اے اللہ! ہمیں اس سے بہتر خوراک نصیب فرما، بلکہ یہ سکھلایا گیا کہ اے اللہ! ہمیں اور زیادہ دودھ عطا فرما۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بہت عمدہ خوراک ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

''اے اللہ تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، ہمیں بھی معاف فرمادے''۔

(سنن الترمذي: 3513، وسنن ابن ماجه: 3850، قال الشيخ الألباني: حديث صحيح)

وضاحت:

لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے جو ہر سال آتی ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص تحفہ ہے۔اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ اللہ کے

رسول ﷺ سے پوچھ لیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اس رات کو پالوں تو اس میں کیا دعا مانگوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے یہی دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے بِسْمِ اللّٰهِ ”اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا شروع کرتا ہوں)۔“ کہنا چاہیے اور اگر شروع میں بھول جائے تو جب یاد آ جائے اسے کہنا چاہیے:

بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ.

”اللہ کے نام کے ساتھ کھانے کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔“ (سنن الترمذي، حديث:1858)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے، اسے کہنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ.

”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔“ (سنن الترمذي، حديث:3455)

وضاحت

❁ کھانا دائیں ہاتھ سے، بیٹھ کر، بسم اللہ پڑھ کر کھانا چاہیے۔ بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے سے اجتناب کریں کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینا بہتر ہے۔

❁ دستر خوان پر جو کھانا آپ کے سامنے رکھا ہو اس میں سے کھائیں۔ دوسروں کے آگے سے اٹھا کر نہ کھائیں۔

❁ کوشش کریں کہ بہتر اشیاء دوسرے ساتھیوں کو کھانے کا زیادہ موقع ملے۔ اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔

❁ کھانے سے فارغ ہو کر مسنون دعا پڑھیں جو آگے آ رہی ہے۔

کھانے سے فراغت کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ.

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے۔“ (سنن الترمذي، حديث:3458)

وضاحت: اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرنا اور فارغ ہو کر اللہ کا شکر ادا کرنا نعمت میں برکت کا باعث ہے۔

مہمان کی میزبان کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.

’’اے اللہ! ان کے لیے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تونے ان کو دیں اور انھیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما۔‘‘ (صحیح مسلم، حدیث:2042)

وضاحت: بنوسلیم کے ایک شخص عبداللہ بن بسر (﷜) کہتے ہیں: ایک دفعہ نبی کریم ﷺ میرے والد صاحب کے ہاں تشریف لائے۔ انھوں نے آپ ﷺ کی ضیافت کی جس میں انھوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ’’حیس‘‘ (پنیر، کھجور اور مکھن سے تیار شدہ ایک کھانا) پیش کیا، پھر ایک مشروب حاضر خدمت کیا جس میں سے آپ ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ بیٹھنے والوں کو بھی پلایا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجوریں کھانا شروع کیں۔ آپ کھجوریں کھا کر ان کی گٹھلیوں کو (خوش طبعی کے طور پر) اپنی شہادت کی اور درمیانی انگلی کی پشت پر جمع کرتے پھر انھیں پھینک دیتے۔ جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہو چکے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ساتھ ہی میرے والد بھی کھڑے ہوئے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور تھوڑی دور تک آپ کو الوداع کرنے کے لیے آپ کے ساتھ چلے۔ اس موقع پر والد صاحب نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے دعا فرمائیے، تو آپ ﷺ نے یہی دعا فرمائی جو اوپر مذکور ہوئی ہے۔ (سنن أبي داود، حدیث:3729)

چھینک کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ’’جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے کہنا چاہیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

’’ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔‘‘

اور اس کے دوست یا بھائی کو کہنا چاہیے:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

’’اللہ تم پر رحم فرمائے۔‘‘

اور جب اس کا بھائی اسے یہ کہے تو وہ یہ کہے:

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

’’اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھارے (دل کا اور معیشت کا) حال درست کر دے۔‘‘ (صحیح البخاري، حدیث:6224)

وضاحت: سیدنا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ) اشعری ﷜ ایک دفعہ سیدنا فضل

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک بیٹی کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ ان کے فرزند ابو بردہ کہتے ہیں: میں بھی وہاں چلا گیا۔ اسی دوران مجھے چھینک آئی تو میرے والد نے میرے لیے ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' نہ کہا۔ تھوڑی دیر بعد جب خاتون خانہ کو چھینک آئی تو والد صاحب نے کہا: ''یَرْحَمُكِ اللّٰهُ۔'' میں نے گھر آکر اپنی والدہ سے اس بات کی شکایت کی۔ انھوں نے جب سیدنا ابو موسیٰ سے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا: ابو بردہ کو چھینک آئی تو انھوں نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' نہیں کہا، جس پر میں نے بھی ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' نہیں کہا، لیکن بنت فضل کو چھینک آئی تو انھوں نے فوراً ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہا جس کے جواب میں میں نے ''یَرْحَمُكِ اللّٰهُ'' کہا۔ میں نے خود اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: جس کسی کو چھینک آئے اور وہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہے تو اس کے جواب میں ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہو اور جو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' نہ کہے تم بھی اس کا جواب نہ دو۔ (صحیح مسلم:2992)

غصہ آجانے کے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''

(صحيح البخاري، حديث:6115)

وضاحت: سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ کے سامنے دو شخص آپس میں لڑ پڑے۔ ان میں ایک شخص دوسرے کو نہایت غیظ وغضب کے عالم میں برا بھلا کہہ رہا تھا یہاں تک کہ غصے کی شدت سے اس شخص کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے۔ وہ کلمہ ہے: (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) لوگوں نے اس غصیلے شخص کو جب اللہ کے رسول ﷺ کی یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگا: ''میں کوئی پاگل نہیں'' (صحيح البخاري، حديث: 6115، و صحيح مسلم، حديث:(110)2610)۔

اس سے پتہ چلا کہ غصے کو ختم کرنے کے لیے (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ......) پڑھنا ایک مجرب نسخہ ہے۔

کفارۂ مجلس

اگر ہم کسی مجلس میں ہوں، دوران گفتگو ایسی باتیں زبان سے نکل جائیں جو درست نہ ہوں، کوئی غیبت یا گناہ کی بات ہو جائے تو اس محفل سے اٹھتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھ لینی چاہیے تاکہ غلطیوں کا ازالہ ہو جائے۔ اس دعا کو ''کفارۂ مجلس'' کہا جاتا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.

''اے اللہ! پاک ہے تو اپنی تعریفوں سمیت۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' (سنن الترمذی: 2433)

وضاحت: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا قرآن کریم کی تلاوت فرماتے یا نماز پڑھتے تو اس کا اختتام انھی الفاظ پر کرتے۔'' (السنن الکبری للنسائي، حدیث:10259)

حسن سلوک کرنے والے کے لیے دعا

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

''اللہ تمھیں (اس سے) بہتر بدلہ دے۔''

(سنن الترمذي، حديث:2035 و صحيح الجامع الصغير، حديث:6368)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جس شخص کے ساتھ کوئی حسن سلوک کرے (اس پر کوئی احسان کرے) تو وہ اگر جواب میں (جزاک اللہ خیرا) کہہ دے تو اس نے اس کی تعریف کا حق ادا کر دیا۔''

(سنن الترمذي: 2035)

یعنی قاعدہ تو یہ ہے کہ جو آپ پر احسان کرے آپ بھی جواباً اس پر احسان کریں، لیکن اگر آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر یہ الفاظ کہہ دینے سے اس شخص کا شکریہ ادا ہو جاتا ہے چاہے اس کا احسان بڑا ہی کیوں نہ ہو۔

سواری پر بیٹھتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ط وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

''اللہ تعالیٰ کے نام سے، ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع اور فرماں بردار کر دیا، ہم خود اسے اپنے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں۔'' (سنن الترمذي، حديث:3446)

وضاحت: سیدنا علی بن ابی طالب کے پاس ایک دفعہ سواری کا جانور لایا گیا۔ جب آپ نے اس کی رکاب پر پاؤں رکھا تو تین مرتبہ ''بسم اللہ'' کہا۔ جب اس کی پشت پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو تین بار ''الحمد للہ'' کہا اور پھر مذکورہ بالا دعا پڑھی۔ دعا کے بعد پھر تین دفعہ ''الحمد للہ'' کہا اور تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر بیٹھتے وقت اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (سنن الترمذي:3446)

آغازِ سفر کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ط وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ.

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اسے قابو میں کر لینے والے نہیں ہیں۔ اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا

سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا سفر آسان کر دے اور اس کی لمبی مسافت ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے اور (تو ہی ہمارا) جانشین ہے گھر والوں میں۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، (اس کے) تکلیف دہ منظر اور مال اور گھر والوں میں بری تبدیلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

نبی اکرم ﷺ سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے:

آئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

''(ہم) واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

(صحیح مسلم، حدیث:1342)

وضاحت: اللہ کے رسول ﷺ کسی سفر پر روانہ ہوتے وقت جب اپنی سواری پر تشریف فرما ہوتے تو مذکورہ بالا دعا پڑھتے اور آپ ﷺ جب کسی غزوہ سے یا سفر سے واپس تشریف لا رہے ہوتے تو دوران سفر جب بھی کسی بلند جگہ، ٹیلے یا چٹان پر چڑھتے تو آپ ﷺ تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہتے اور یہی دعا اوپر والے کلمات کے اضافے کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، حدیث:1797، و صحیح مسلم، حدیث:1344)

بازار میں داخل ہونے کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے، وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے مرتا نہیں، اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر (کامل) قدرت رکھتا ہے۔''

وضاحت: محمد بن واسع کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ گیا تو میری ملاقات سالم بن عبداللہ بن عمر سے ہوئی، انھوں نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور دس لاکھ درجے بڑھا دیتا ہے۔

(سنن الترمذي، حدیث:3428 - شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔)

حج یا عمرے کا احرام

(نیت) باندھنے والا لبیک کیسے کہے؟

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ.

''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ ہر تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور تیری ہی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

(صحيح البخاري، حديث:1549)

وضاحت: حاجی یا عمرہ کرنے والا جب احرام (نیت) باندھ کر اپنی سواری پر بیٹھ جائے تو تلبیہ شروع کرے اور مسجد حرام میں داخل ہونے تک اسے با آواز بلند جاری رکھے۔ خواتین بھی تلبیہ کہیں گی لیکن مردوں کی موجودگی میں اپنی آواز بلند نہ کریں۔

طواف کی دعائیں

صحیح احادیث سے طواف کے دوران کوئی خاص دعا کرنا ثابت نہیں۔ یہ جو کتابوں میں لکھا ہے کہ پہلے چکر کی دعا، دوسرے چکر کی دعا یا تیسرے چکر کی دعا، اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ (ہاں البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعا ثابت ہے جس کا آگے ذکر آ رہا ہے)۔

جب آپ طواف کا آغاز کریں تو پہلے حجر اسود کو بوسہ دیں، اگر بوسہ نہ دے سکیں تو دور سے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کر دیں، اس صورت میں ہاتھ کو چومنا نہیں چاہیے۔ دوران طواف آپ نے مسلسل دعائیں مانگنی ہیں۔ یہ عربی میں بھی اور اپنی زبان میں بھی مانگ سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ نماز کے دوران پڑھا جانے والا درود شریف بھی نہایت اچھی دعا ہے۔

رکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا

نبی کریم ﷺ رکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

(سنن أبي داود:1892)

وضاحت: مشہور تابعی قتادہ بن دعامہ سدوسی کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے صحابی رسول سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ کون سی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے اکثر اوقات یہی دعا مانگا کرتے۔ چنانچہ سیدنا انس بھی یہ دعا کثرت سے مانگا کرتے اور جب بھی کوئی دعا مانگنا چاہتے تو اس کے ساتھ یہ دعا بھی شامل کرلیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم:2690)

صفا اور مروہ کے مقام پر پڑھی جانے والی دعا

رسول اللہ ﷺ جب صفا کے قریب ہوئے تو فرمایا:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ.

(صحیح مسلم:1218)

”بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔“

وضاحت: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کی آیت:158 میں صفا اور مروہ کا ذکر کرتے ہوئے جس طرح صفا کا ذکر پہلے کیا ہے اسی طرح میں بھی طواف کے بعد سعی شروع کرتے ہوئے صفا پہاڑی سے اس کا آغاز کرتا ہوں۔

صفا پہاڑی

یومِ عرفہ (9 ذوالحجہ) کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہتر دعا یومِ عرفہ کی دعا ہے۔ اور (اس دن) جو کچھ میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے، اس میں سب سے افضل یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

(سنن الترمذي، حديث: 3585، وسلسلة الأحاديث الصحيحة: 1503)

مشعر حرام (یعنی مزدلفہ کی مسجد) کے پاس ذکر واذکار

نبی کریم ﷺ قصواء (اونٹنی) پر سوار ہو گئے۔ جب مشعر حرام (مزدلفہ) پہنچے تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، تکبیریں کہیں اور کلماتِ توحید کہتے رہے۔ خوب روشنی ہونے تک یہیں ٹھہرے رہے، پھر سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔

(صحیح مسلم، حدیث: 1218)

وضاحت: رسول اللہ ﷺ اپنے حج کے دوران جب عرفات سے واپس مزدلفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک ہی اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ دونوں نمازیں ادا کر کے آپ ﷺ سو گئے اور فجر تک سوئے رہے تاکہ اگلے روز کے اعمال کے لیے تازہ دم ہو جائیں۔ پھر آپ نے مشعر حرام (یعنی مزدلفہ کی مسجد) کے قریب دعائیں مانگیں۔

(صحیح مسلم، حدیث: 1218)

ہر حاجی کے لیے مسنون عمل یہی ہے۔

رمی جمرات کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر

رسول اللہ ﷺ تینوں جمرات کے پاس جب بھی کنکری پھینکتے ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور پہلے اور دوسرے جمرے کے بعد دعا بھی فرماتے۔ تاہم آخری جمرے کو رمی کرنے کے بعد اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور وہاں دعا بھی نہ مانگتے۔ (صحيح البخاري، حديث: 1753، وصحيح مسلم، حديث: 1296)

وضاحت: اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: طواف، سعی اور رمی جمار کا حکم اللہ کا ذکر بلند کرنے کے لیے دیا گیا ہے۔ (سنن أبي داود، حديث: 1890)

ان اعمال کا مقصد یہی ہے کہ اللہ کا ذکر بلند ہو۔ لہٰذا حکم شریعت کے مطابق مناسب سائز کی کنکریاں اس کام میں استعمال کرنی چاہییں اور جوش میں آ کر بڑے پتھر یا جوتے جمرات کی طرف پھینکنے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

قربانی کرتے وقت کی دعا

قربانی کے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر اس کی گردن پر چھری چلاتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔ عورت بھی ذبح کر سکتی ہے۔ اسی طرح نابالغ کا ذبیحہ بھی درست ہے۔ (المغني لابن قدامة)

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ [اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ] اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ.

”(میں) اللہ تعالیٰ کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ! تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما۔“

(صحيح مسلم، حديث: 1966، 1967 والسنن الكبرى للبيهقي: 287/9، قوسین والے الفاظ بیہقی وغیرہ میں ہیں۔ آخری جملہ مسلم سے روایت بالمعنی ہے۔)

وضاحت: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن دو بڑے، موٹے تازے، برابر سینگوں والے، خصی مینڈھے ذبح کیے اور یہ دعا پڑھ کر انھیں ذبح کیا۔ جانور کسی بھی موقعے پر ذبح کیا جائے دعا یہی پڑھی جائے گی۔

نیند میں گھبراہٹ یا وحشت کو دور کرنے کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں، اس کی ناراضی، اس کی سزا، اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔'' (سنن الترمذي، حديث:3528)

وضاحت: ولید بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں رات کو خوف محسوس کرتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رات کو بستر پر لیٹ جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ جنات و شیاطین تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، بلکہ وہ تمھارے قریب ہی نہیں آ سکیں گے۔

(مسند أحمد:57/4)

حمد وثنا، تکبیر اور لا الہ الا اللہ کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک دن میں ایک سو مرتبہ کہے:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ

''پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں کے ساتھ۔''

اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف ہو جاتے ہیں۔''

(صحيح البخاري، حديث:6405)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (ایک دفعہ) کہتا ہے:

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

''پاک ہے اللہ عظمتوں والا اپنی تعریفوں کے ساتھ۔''

اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(سنن الترمذي، حديث:3464، والمستدرك للحاكم:502/1، امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔ دیکھیے صحيح الجامع الصغير، حديث: 6429، وسلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث:64)

① سورۂ سجدہ الٓمّٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
اور سورۂ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھے۔

(سنن الترمذي، حديث:3404)

② دونوں ہتھیلیاں ساتھ ملا کر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھے، پھر ان میں پھونک مارے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہو پھیرے، سر، چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے شروع کرے۔ اس طرح تین دفعہ کرے۔ (صحيح البخاري، حديث:5017)

③ جب تم بستر پر پہنچو اور آیت الکرسی (اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ...) مکمل پڑھو تو تمھارے لیے اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک تمھارے قریب بھی نہ آ سکے گا۔ (صحيح البخاري، حديث:5010)

④ جو شخص سورۃ البقرۃ کی درج ذیل آخری دو آیات رات کے وقت پڑھتا ہے تو یہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

”رسول (ﷺ) اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مؤمن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر

اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں): ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔'' (آمین)

(البقرة:285، 286 وصحيح البخاري، حديث:5009)

وضاحت: سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات عرش الٰہی کے نیچے خزانے سے مجھے عطا کی گئی ہیں اور یہ مجھ سے پہلے کسی بھی نبی کو عطا نہیں کی گئیں۔ (مسند أحمد:151/5)

کافی ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ رات کو یہ دو آیات پڑھ لی جائیں تو نماز تہجد سے کفایت کر جاتی ہیں یا معنی یہ ہے کہ اگر ان کے بعد رات کو قرآن کی دیگر تلاوت نہ بھی کی جا سکے تو یہ کافی ہو جاتی ہیں۔ یا یہ کہ جنات و شیاطین کے مقابلے میں کافی ہو جاتی ہیں۔

⑤ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ (اللہ پاک ہے)، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (ہر تعریف اللہ کے لیے ہے) اور 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) کہے، یہ اس کے لیے ایک خادم سے بہتر ہیں۔ (صحیح مسلم، حدیث:2727)

وضاحت: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی پیاری لخت جگر سیدہ فاطمہ کے ہاتھوں پر چکی پیس پیس کر نشان پڑ گئے تھے۔ ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے تو سیدہ اپنی حاجت کا ذکر کرنے کے لیے بیت نبوی میں حاضر ہوئیں، مگر اللہ کے رسول ﷺ اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ انھوں نے سیدہ عائشہ سے کہا: امی جان! میرے آنے کی خبر اللہ کے رسول ﷺ کو دے دیجیے گا۔ انھوں نے بتلایا تو رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ لیٹے رہو۔ آپ ﷺ ہم دونوں میاں بیوی کے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ آپ کے قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چیز تم

نے مجھ سے طلب کی ہے کیا میں تمھیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جایا کرو تو 34 مرتبہ **اللہ اکبر**، 33 مرتبہ **سبحان اللہ** اور 33 مرتبہ **الحمد للہ** پڑھ لیا کرو یہ تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ (صحيح مسلم، حديث:2727)

بستر پر لیٹنے سے پہلے اسے اچھی طرح جھاڑے۔

(صحيح البخاري، حديث:6320)

دائیں پہلو پر لیٹے اور دائیں رخسار کے نیچے دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے:

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا.

''تیرے ہی نام کے ساتھ اے اللہ! میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔'' (مسند أحمد:385/5)

وضاحت: **اَلنَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ** ''نیند موت کی ایک شکل ہے۔'' یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے کہ وہ سلانے کے بعد پھر اٹھا دیتا ہے۔ اس دعا میں نیند کو مرنے سے اور بیداری کو زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

دلھا، دلھن کو مبارک باد دینے کی دعا

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.

''اللہ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر (بھلائی) میں جمع کرے۔'' (سنن أبي داود حديث:2130)

وضاحت: ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے بھائی عقیل بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے بصرہ میں کسی عورت سے شادی کی۔ جب وہ لوگوں کے پاس آئے تو انھوں نے عربوں کے سابقہ رواج کے مطابق انھیں مبارک باد دینے کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے: (بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ) ''یعنی تمھیں اس شادی کے نتیجے میں اتفاق، برکت اور بیٹے حاصل ہوں۔'' یہ سن کر سیدنا عقیل نے ان کو منع کر دیا اور فرمایا: ایسا نہ کہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کہنے سے منع فرمایا ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ کہتے اور پھر اوپر ذکر کی گئی دعا کے الفاظ بیان فرمائے۔ (مسند أحمد:201/1)

نیا لباس پہننے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ.

''اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تجھی نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھی سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔'' (سنن أبي داود، حديث:4020)

وضاحت: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر یہ دعا فرماتے۔ عمامہ ہوتا یا قمیص ہوتی تو اس کا نام لے کر خیر وبرکت کی یہ دعا مانگتے تھے۔

(سنن الترمذي، حديث:1767)

کپڑے کی بھلائی یہ ہے کہ اسے سردی گرمی سے بچنے اور جسم ڈھانپنے جیسی ضروریات کے لیے پہنا جائے اور اس کا شر یہ ہے کہ اسے فخر ومباہات کے لیے یا زیب وزینت کی نمائش کے ارادے سے زیب تن کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم والی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اس لیے کہ تو واحد ہے، یکتا ہے، ایسا بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔ (میں سوال کرتا ہوں) کہ تو میرے گناہ بخش دے، یقینا تو بہت زیادہ بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔'' (سنن النسائي، حديث:1302)

وضاحت: سیدنا بریدہ اسلمی (رضی اللہ عنہ) ایک دفعہ عشاء کے بعد گھر سے نکلے تو ان کی ملاقات نبی کریم ﷺ سے ہوگئی۔ آپ انھیں ساتھ لے کر مسجد میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا وہ انھی الفاظ سے دعا کر رہا تھا جو اوپر مذکور ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم[1] کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ اس

نام کے ساتھ جب بھی کوئی مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے اور جب بھی کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (مسند أحمد:338/6)

---

(1) اسم اعظم چند آیات وکلماتِ حدیث کے مجموعے کا نام ہے۔ انھیں پڑھ کر انسان جو دعا مانگے قبول ہوتی ہے۔ کوئی مخصوص خفیہ نام نہیں۔

دشمن اور ظالم حکمران کے شر سے بچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

"اے اللہ! ہم تجھے ہی ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری ہی پناہ میں آتے ہیں۔"

(سنن أبي داود، حديث:1537)

وضاحت: سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خطرہ محسوس ہوتا تو آپ یہی دعا مانگا کرتے تھے۔

(مسند أحمد: 414/4)

کسی بھی شخص کو کسی وقت نظر بد لگ سکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "نظر بد کا لگ جانا برحق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جانے (تجاوز کرنے) والی ہوتی تو نظر بد ہوتی۔" (صحیح مسلم، حدیث:2188)

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ہونے والا ہر کام اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ہی ہوتا ہے مگر نظر بد کی شدت بیان کرنے کے لیے یہ بات ارشاد فرمائی۔

اگر کسی شخص یا بچے کو نظر لگ جائے تو اس کے علاج کے لیے درج ذیل دعائیں کتب حدیث میں وارد ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک یا ساری دعائیں پڑھ کر دم کیا جائے تو نظر بد کا اثر اللہ کے حکم سے ختم ہو جاتا ہے:

① أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ.

''میں تم دونوں کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کے ساتھ ہر شیطانی اور زہریلے کیڑے مکوڑے اور ہر نظر بد سے۔'' (سنن الترمذي، حديث:2060)

② بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ.

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے، ہر شریر نفس کی شرارت سے اور حسد کرنے والے کی نظر بد سے اللہ آپ کو شفا دے۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔'' (صحيح مسلم، حديث:2186)

③ بِسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ.

''اللہ کے نام سے، وہ تمھیں صحت عطا فرمائے اور ہر بیماری سے شفا عطا فرمائے اور ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر لگانے والے کے شر سے محفوظ رکھے۔'' (السلسلة الصحيحة، حديث:2060)

④ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَّحْضُرُونِ.

''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی ناراضی سے، اس کی سزا سے، اس کے بندوں کے شر سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس آنے سے۔''

(سنن الترمذي، حديث:3528)

جادو سے بچاؤ اور علاج
کتاب وسنت سے

کسی مرد، عورت یا بچے کو جادو کا اثر ہو جانا برحق ہے۔ اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کتاب وسنت میں جادو سے بچاؤ کے لیے بہت سے طریقے مذکور ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

اگر کوئی مرد یا عورت صبح وشام کے اذکار جو اس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں پابندی سے پڑھے تو اللہ نے چاہا تو پڑھنے والا جادو اور جنات کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص صبح نہار منہ سات عجوہ کھجوریں (مدینہ طیبہ کی ایک خاص قسم کی عمدہ کھجوریں) کھائے گا وہ اللہ کے حکم سے اس روز جادو اور زہریلی چیزوں کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ" "جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس کو اس دن کوئی زہر اور جادو اثر نہیں کرے گا۔" (صحيح البخاري، حديث: 5779)

جس گھر میں سورۃ البقرۃ کی باقاعدگی سے تلاوت کی جائے اس گھر پر جنات اور شیاطین کا اثر نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہو۔" (صحيح مسلم، حديث: 780)

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ "سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو، اس کی تلاوت کرنا برکت کا، اور اسے چھوڑ دینا حسرت کا باعث ہے۔ جادوگر اس سورت کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔" (صحيح مسلم، حديث: 803)

جادو کے مریض کا علاج

قرآن مجید کی درج ذیل آیات سے مریض کو دم کیا جائے: سورۃ الفاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ الاعراف کی آیات 117 - 122، سورۃ یونس کی آیات 81، 82، سورۃ طٰہٰ کی آیت 69، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

مذکورہ بالا آیات کا دم روزانہ کچھ عرصہ تک جاری رکھیں ان شاء اللہ مریض شفایاب ہو جائے گا۔

لمبی عمر پانے کا راز صلہ رحمی

(رشتہ داروں سے حسن سلوک)

برادران عزیز! ہم میں سے کون ہوگا ① جو لمبی عمر نہ پانا چاہے ② جو وافر رزق حلال کی تمنا نہ رکھتا ہو، ③ جو مرنے کے بعد لوگوں میں اچھا نام نہ چاہتا ہو۔ آیئے! ہم آپ کو سنت نبوی سے ایک نہایت قیمتی نسخہ بتاتے ہیں جو ان تمام امور میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَلَهُ فِي أَجَلِهِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

”جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ کیا جائے اور اس کی عمر لمبی کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے۔“

(صحيح البخاري، حديث:5985، وصحيح ابن حبان، حديث:440)

وضاحت: صحیح بخاری کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”اور جو چاہے کہ مرنے کے بعد اس کا نام اچھائی سے ذکر کیا جائے تو اسے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ صلہ رحمی کا مطلب یہ نہیں کہ جو آپ سے حسن سلوک کرے آپ بھی اس سے حسن سلوک کر لیں، اس میں کیا کمال ہے؟ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا

”صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرے بلکہ حقیقی صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے۔“ (صحيح البخاري، حديث:5991)

رشتہ داروں سے حسن سلوک میں دوہرا اجر ملتا ہے۔ ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحمی کا۔ تو جناب اگر آپ یہ چاہتے ہیں اور یقینا چاہتے ہیں کہ آپ کی عمر لمبی ہو، رزق فراخ ہو اور مرنے کے بعد اچھا نام ہو تو اس کا راز یہ ہے کہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کریں۔

عیدین کی تکبیرات

اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

(أخرجه ابن أبي شيبة: (5650) وقال الشيخ الألباني: إسناده صحيح)

وضاحت:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ عید کے روز یہ تکبیرات کثرت سے کہتے تھے۔

نمازِ عیدین کا طریقہ:

عید کی نماز دو رکعت ہے۔ اس سے پہلے یا بعد میں کوئی نفل یا سنت نماز ثابت نہیں۔ اس کے لیے کوئی اذان اور اقامت نہیں ہوگی۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد امام چھ زائد تکبیریں کہے گا۔ یعنی نماز شروع کرنے والی تکبیر کے بعد پھر چھ دفعہ اللہ اکبر کہے گا اور ہر بار رفع الیدین کرنے کے بعد سینے پر ہاتھ باندھ لے گا۔ دوسری رکعت میں پانچ زائد تکبیریں ہوں گی۔ اس نماز کا وقت طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد شروع ہوجاتا ہے اور زوال سے بیس منٹ پہلے تک رہتا ہے۔ اس نماز سے جو پیچھے رہ گیا اس کی کوئی قضا نہیں اور نہ ہی اس کے لیے دوسری جماعت کروائی جاسکتی ہے۔ خواتین بھی نماز عید کے لیے نکلیں۔ حتیٰ کہ عذر والی عورتیں بھی نکلیں اگرچہ وہ نماز میں شرکت نہ کریں مگر دعا میں ضرور شامل ہوجائیں۔

عید الفطر کا چاند نظر آجائے تو تکبیریں شروع کردیں۔ صبح اٹھ کر عید کی نماز کے لیے غسل کریں، عمدہ کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں، کوئی میٹھی چیز کھائیں اور درج بالا تکبیریں کہتے ہوئے عیدگاہ کی طرف روانہ ہوجائیں۔ واپسی پر راستہ بدل کر تکبیریں کہتے ہوئے گھر کو آئیں۔ عید الاضحیٰ کے روز سنت یہ ہے کہ کوئی چیز کھائے بغیر گھر سے نکلیں اور نماز سے لوٹ کر کچھ کھائیں۔ بہتر ہوگا کہ قربانی کے گوشت سے ہی شروع کریں۔

نماز عید پڑھانے کے بعد امام خطبہ دے گا۔ نماز سے پہلے خطبہ دینا خلاف سنت ہے۔ یہ خطبہ سننا بھی سنت ہے۔ اس خطبہ میں جمعہ کے خطبہ کی طرح ایک بار درمیان میں تھوڑی دیر بیٹھے گا اور پھر اٹھ کر باقی خطبہ مکمل کرے گا۔

نمازِ استسقاء کی دعائیں

۱۔ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا، مُغِيثًا، مَرِيئًا، مَرِيعًا، نَافِعًا، غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ (سنن أبي داود: 1169)

''اے اللہ! ہمیں پانی پلا، ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو ہماری تشنگی بجھادے۔ ہلکی پھوار بن کر اناج اگانے والی، نفع دینے والی، نہ کہ نقصان دینے والی، جلد آنے والی نہ کہ دیر لگانے والی''۔

۲۔ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (سنن البیهقی: 6671)

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیرابی عطا فرما، اپنی رحمت کو پھیلادے اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کردے''۔

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا

الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ

(سنن أبي داود: 1173)

"سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، بہت رحم کرنے والا نہایت درجہ مہربان ہے۔ روز جزا کا مالک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو سچا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو سخی اور بے پروا ہے۔ ہم تیرے محتاج اور فقیر بندے ہیں۔ ہم پر بارش برسا اور جو بارش تو نازل فرمائے اسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور مقاصد تک پہنچنے کا ذریعہ بنا"۔

جب کبھی بارش کے نزول میں تاخیر ہو جائے تو قحط سالی سے بچنے کے لیے اللہ تعالی کی بارگاہ میں پرانے اور سادہ کپڑے پہن کر، عاجزی اور خشوع سے آبادی سے باہر کسی کھلی جگہ نکل کر نماز کے ذریعے درخواست کی جاتی ہے کہ اے اللہ! رحمت کی بارش نازل فرما۔ اللہ کے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک بار خشک سالی ہوئی تو آپ نے ایسا ہی کیا۔

نماز استسقاء کی جگہ منبر بھی رکھا جائے۔ امام سورج کا کنارہ نکلنے کے بعد منبر پر بیٹھے، اللہ کی تعریف وثنا کے بعد کچھ وعظ ونصیحت کرے۔ لوگوں کو توبہ کرنے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کرے۔ پھر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے۔

۳۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز استسقاء اس طرح پڑھائی جس طرح نماز عید پڑھائی جاتی ہے۔

جمہور اہل علم کے قول کے مطابق اس میں بھی نماز عید کی طرح زائد تکبیریں کہی جائیں گی۔ اور عید کی طرح خطبہ نماز کے بعد دینا بھی جائز ہے اور نماز سے قبل دینا بھی جائز ہے کیونکہ احادیث سے دونوں طریقے ہی ثابت ہیں۔

نماز کسوف وخسوف کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا (صحيح البخاري: 1044)

"بے شک سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں، یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن کا شکار نہیں ہوتے، جب سورج یا چاند گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، تکبیریں کہو، نماز پڑھو، اور صدقہ خیرات کرو"۔

نماز کسوف یا خسوف سورج یا چاند گرہن کی نماز ہے۔ نماز کسوف سنت مؤکدہ ہے۔ اس نماز کو مسجد میں ادا کرنا سنت ہے۔ ایک بار نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی اور صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں (صحیح البخاری)

خواتین بھی یہ نماز مردوں کے پیچھے صفیں بنا کر پڑھ سکتی ہیں۔ سیدہ عائشہ اور

سیدہ اسماء نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے مسجد میں یہ نماز پڑھی۔ (صحیح البخاری) اس نماز کے لیے کوئی اذان یا اقامت تو ثابت نہیں مگر یہ الفاظ بلند آواز سے کہنا ثابت ہے: (الصَّلاۃُ جَامِعَۃٌ)

نمازِ کُسوف کا طریقہ

یہ نماز دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں دو قیام، دو رکوع، دو سجدے اور دو قراءتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں بلند آواز سے سورۃ الفاتحہ اور پھر کوئی لمبی سورت پڑھی جائے گی۔ پھر ایک لمبا رکوع کیا جائے گا اور پھر کھڑے ہو کر دوبارہ سورۃ الفاتحہ اور ایک لمبی مگر پہلی رکعت سے ذرا چھوٹی سورت پڑھی جائے گی۔ پھر ایک لمبا رکوع کیا جائے گا۔ رکوع سے حسب معمول کھڑے ہو کر مسنون دعائیں جو قومہ میں پڑھی جاتی ہیں پڑھ کر سجدہ میں جائیں گے اور ایک لمبا سجدہ کریں گے۔ پھر دوسرا سجدہ بھی اسی طرح لمبا ہوگا۔ دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کریں، مگر ہر کام پہلی رکعت سے ذرا سا مختصر کریں اور پھر تشہد کے بعد سلام پھیر دیں۔

متفرق دعائیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یہ دعا پڑھی:

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

''میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ ہے اور سب کو سنبھالے ہوئے ہے۔ میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔''

تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے چاہے کفار کے مقابلے میں لڑائی سے بھاگا ہو۔ (سنن أبي داود، حديث: 1517، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رب تعالیٰ بندے کے سب سے نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہو جو اس وقت اپنے رب کو یاد کر رہے ہوتے ہیں تو ضرور شامل ہو جاؤ۔

(سنن الترمذی، حدیث:3579)

مراد یہ کہ تم بھی اس وقت نماز پڑھو اور اس سے دعائیں مانگو۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ نزدیک سجدہ کرتے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا سجدہ میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو۔

(صحیح مسلم، حدیث:482)

بخاری شریف کی آخری حدیث ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان سے ادا کرنے میں بڑے آسان ہیں یعنی بڑے ہلکے پھلکے مگر میزان میں یعنی اجر و ثواب میں نہایت وزنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بڑے پسندیدہ اور محبوب ہیں۔

آیئے ان الفاظ کو پڑھتے ہیں اور یاد کرتے ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ

"پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت ، پاک ہے اللہ عظمت والا۔"

(صحیح البخاري، حدیث:6682)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ کلمات کہوں:

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ

"اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

تو مجھے یہ عمل ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم:2695)

مراد یہ ہے کہ مجھے یہ کلمات کہنا ساری دنیا کے خزانوں سے زیادہ محبوب ہے۔

قارئین کرام! میں نے اس کتاب میں ضروری روزمرہ کی دعائیں جمع کر دی ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت ساری صحیح دعائیں ہیں جو کتابوں میں موجود ہیں۔ تاہم جس حد تک ہو سکے ان دعاؤں کو یاد کریں اور انھیں اپنے روزمرہ کے معمولات کا حصہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ تعلق جوڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

سنہری دعائیں

دعائیں کیا ہیں؟ دراصل التجائیں ہیں جو انسان اپنے رب کے حضور پیش کرتا ہے۔ مشکل ترین اوقات میں بے اختیار اس کی زبان سے ''یا اللہ'' نکلتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ اس کو پکاریں، وہ ان کی دعاؤں کو قبول کرے گا۔

اگر آپ نبی کریم ﷺ کے صبح وشام کے معمولات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرحلہ پر آپ نے اپنے رب سے دعا مانگی۔ ان دعاؤں میں یا تو آپ نے اپنے رب سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کیں، یا نقصان دہ امور سے اس کی پناہ مانگی، یا اس کی تسبیح وتعریف کی اور اس کا شکر ادا کیا اور پھر اپنے صحابہ کرام کو بھی اپنے رب سے تعلق پیدا کرنے کا حکم دیا اور انہیں کثرت سے دعائیں مانگنے کی تلقین فرمائی۔

اس کتاب میں روزمرہ کی صرف اہم دعائیں ذکر کی گئی ہیں جن سے عام آدمی کو واسطہ پڑتا ہے۔ اس کتاب سے مدد لیں اور اپنے رب سے مانگیں خوب مانگیں، ہر روز مانگیں، ہر وقت مانگیں۔ آپ خشوع وخضوع سے، گڑگڑا کر، دل کی توجہ سے دعا کریں گے تو آپ کی زندگی میں بہت بڑی تبدیلی آئے گی۔

9780303593591